معجزہ بن کے آیا ہمارا نبی

صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

09-November-2019

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Brothers)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعتِکاف کی نِیَّت کر لیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زم زم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتَّہ اگر اِعتِکاف کی نِیَّت ہوگی تو یہ سب چیزیں ضِمْناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعتِکاف کی نِیَّت بھی صِرْف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعتِکاف کی نِیَّت کر لے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)۔

دُرُودِ پاک کی فضیلت

ایک مرتبہ خلیفہ ہارون رشید رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بہت سخت بیمار ہو گئے، بہُت عِلاج کروایا، بڑے طبیبوں کو دکھایا مگر شِفا نہ مل سکی، اسی حالَت میں چھ (6) مہینے گزر گئے۔ ایک دِن اسے پتا چلا کہ حضرتِ شیخ شبلی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اس کے محَل کے پاس سے گزر رہے ہیں تو اس نے انہیں اپنے پاس تشریف لانے کی درخواست کی۔ جب آپ تشریف لائے تو اسے دیکھ کر اِرشاد فرمایا: فِکْر نہ کرو اللہ پاک کی رَحْمت سے آج ہی آرام آجائے گا۔ پھر حضرت شیخ شبلی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے دُرُودِ پاک پڑھ کر بادشاہ کے جِسْم پر ہاتھ پھیرا تو وہ اُسی

وَقْت تَنْدُرُسْت ہو گیا۔ (راحت القلوب، ص ۵۰)

ہر دَرْد کی دوا ہے صَلِّ عَلٰی مُحَمَّد

تعویذِ ہر بلا ہے صَلِّ عَلٰی مُحَمَّد

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثَواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نِیَّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسَلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جِتنی اَچّھی نِیَّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

☆اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ اوّل تا آخر بیان سنئے، ☆پوری توجہ کے ساتھ بیان سننے کی نیّت کیجئے، ☆ادب کے ساتھ بیٹھنے کی نیّت کیجئے، ☆اگر قلم، ڈائری آپ کے پاس ہے تو اَہَم نکات نوٹ کرنے کی بھی نیّت کر لیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! سب سے پہلے تو ہمیں اللہ پاک کا لاکھ لاکھ شکر ادا کرنا چاہیے کہ جس نے ہمیں ایک بار پھر بارہ (12) ربیعُ الاول کی مُقدّس نورانی رات نصیب فرمائی۔ آج کی رات **بڑی اہم رات** ہے۔ یہ رات بڑی عظیمُ الشّان رات ہے۔ یہ رات بڑے **فضائل و برکات** والی

1…معجم کبیر، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

مُقدّس رات ہے۔ ☆ **یہ وہ عظیم رات ہے** جس کو کائنات کی سب سے زیادہ شان و شوکت والی ہستی سَیّدُ الانبیا، تاجدارِ دوسرا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سے نسبت ہے۔ ☆ **یہ وہ عظیم رات ہے** کہ جو شبِ قدر سے بھی افضل ہے۔ (ماثبت بالسنة، ص ۱۵۳)، ☆ **یہ وہ عظیم رات ہے** کہ جس میں حضرت آمِنہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھا کے مکانِ رحمت سے ایسا نور چمکا جس نے سارے عالَم کو جگمگ جگمگ کر دیا۔ ☆ **یہ وہ عظیم رات ہے** جس میں ہر طرف خوشیوں کا سماں چھا گیا۔ ☆ **یہ وہ عظیم رات ہے** جس میں ہر طرف شادمانیوں کے ترانے بجنے لگے۔ ☆ **یہ وہ عظیم رات ہے** جس میں ہر طرف نور کی روشنی پھیل گئی۔ ☆ **یہ وہ عظیم رات ہے** جس میں کفر و شرک کی سب ظلمتیں کافور ہو گئیں۔ ☆ **یہ وہ عظیم رات ہے** جس میں اللہ پاک نے مومنوں پر احسانِ عظیم فرمایا۔ ☆ **یہ وہ عظیم رات ہے** جس میں شیطان اپنے چیلوں کے ساتھ رُسوا ہوا۔ ☆ **یہ وہ عظیم رات ہے** کہ اِس رات آسمان کے تارے بھی زمین کی طرف مائل ہونے لگے۔ ☆ **یہ وہ عظیم رات ہے** جو تمام راتوں کی سردار ہے، ☆ **یہ وہ عظیم رات ہے** جس میں مکانِ آمنہ سے ایسا نور چمکا جس سے مشرق و مغرب روشن (Bright) ہو گئے، ☆ **یہ وہ عظیم رات ہے** جس میں اللہ پاک کے حکم سے فِرشتوں کے سردار جبرئیلِ امین عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے مشرق و مغرب اور خانۂ کعبہ پر جھنڈے نصب کئے۔ (خَصائصِ کبریٰ، ۱/۸۲ ملخصًا) ☆ **یہ وہ عظیم رات ہے** کہ جس میں اللہ پاک کے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی تشریف آوری پر ایران کے بادشاہ کِسریٰ کے محل پر زلزلہ آیا اور اس کے محل میں دراڑیں پڑ گئیں، ☆ **یہ وہ عظیم رات ہے** کہ جس میں ایران کا ایک ہزار سال سے جلنے والا آتش کدہ خود بخود بُجھ گیا۔ ☆ **یہ وہ عظیم رات ہے** جس میں اللہ پاک کے حکم سے آسمان اور جنّت کے دروازے کھول دِیے گئے تھے۔ ☆ **یہ وہ عظیم رات ہے** جس میں آسمان سے نور کی بارشیں ہونے لگیں۔ ☆ **یہ وہ عظیم رات ہے** جس میں فرشتوں نے بھی دوجہاں کے سرور، بی بی آمنہ کے دلبر صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی آمد کی **خوب خوشیاں**

منائیں۔☆ **یہ وہ عظیم رات ہے** جس میں تاجدارِ حرم، شہنشاہِ عرب و عجم، شافعِ اُمم، نورِ مجسم، رحمتِ عالم، نبیِ محتشم، شاہِ بنی آدم، سراپا جود و کرم، دافعِ رنج والم، سید الانبیا، جنابِ احمدِ مجتبیٰ، محمدٌ رَّسُولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی دنیا میں تشریف آوری ہوئی اور وہ مجسم رحمت اس کائنات میں تشریف لائے تو کفر و شرک کی تمام ظلمتیں چھٹ گئیں۔ مولانا حسن رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کیا ہی خوب فرماتے ہیں:

سحابِ رحمتِ باری ہے بارہویں تاریخ
کرم کا چشمۂ جاری ہے بارہویں تاریخ

ہمیں تو جان سے پیاری ہے بارہویں تاریخ
عَدُو کے دل کو کٹاری ہے بارہویں تاریخ

اسی نے مَوسمِ گُل کو کیا ہے موسمِ گُل
بہارِ فصلِ بہاری ہے بارہویں تاریخ

ہزار عید ہوں ایک ایک لَحظہ پر قُرباں
خُوشی دلوں پہ وہ طاری ہے بارہویں تاریخ

فلک پہ عرشِ بریں کا گُمان ہوتا ہے
زمینِ خُلد کی کیاری ہے بارہویں تاریخ

تمام ہوگئی میلادِ انبیا کی خوشی
ہمیشہ اب تِری باری ہے بارہویں تاریخ

دلوں کے میل دُھلے گُل کِھلے سُرُور ملے
عجیب چشمۂ جاری ہے بارہویں تاریخ

چڑھی ہے اَوج پہ تقدیر خاکساروں کی
خُدا نے جب سے اُتاری ہے بارہویں تاریخ

خُدا کے فضل سے ایمان میں ہیں ہم پورے
کہ اپنی روح میں ساری ہے بارہویں تاریخ

ولادتِ شہِ دیں ہر خُوشی کی باعث ہے
ہزار عید سے بھاری ہے بارہویں تاریخ

ہمیشہ تُو نے غلاموں کے دل کئے ٹھنڈے
جلے جو تجھ سے وہ ناری ہے بارہویں تاریخ

حَسَن ولادتِ سرکار سے ہوا روشن
مِرے خُدا کو بھی پیاری ہے بارہویں تاریخ

(ذوقِ نعت، ص ۱۲۱-۱۲۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ابھی ہم نے سنا کہ **آج کی رات یہ وہ عظیم رات ہے** جس میں نور والے آقا، مکے مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نور کی خیرات بانٹنے اور جہان کو اپنے نور سے جگمگانے کیلئے اس کائنات میں تشریف فرما ہوئے۔ آیئے! بیان شروع کرنے سے پہلے امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے عطا کردہ نعروں سے اس نورانی رات کا اِستقبال کرتے ہیں۔ ہو سکے تو مدنی پرچم لہرا لہرا کر خوب جوش و جذبے، محبت و عقیدت کے ساتھ مرحبا یا مصطفےٰ کی دُھوم مچایئے۔

سرکار کی آمد ... مرحبا　　سردار کی آمد ... مرحبا　　آمنہ کے پھول کی آمد ... مرحبا

رسولِ مقبول کی آمد ... مرحبا　　پیارے کی آمد ... مرحبا　　اچھے کی آمد ... مرحبا

سچے کی آمد ... مرحبا　سوہنے کی آمد ... مرحبا　　موہنے کی آمد ... مرحبا

مُختار کی آمد ... مرحبا　　پُرنور کی آمد ... مرحبا　　سراپا نور کی آمد ... مرحبا

مرحبا یا مصطفےٰ　　مرحبا یا مصطفےٰ　　مرحبا یا مصطفےٰ　　مرحبا یا مصطفےٰ

مرحبا یا مصطفےٰ　　مرحبا یا مصطفےٰ　　مرحبا یا مصطفےٰ　　مرحبا یا مصطفےٰ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آج ہمارے بیان کا موضوع ہے **"معجزہ بن کے آیا ہمارا نبی"**۔ جس میں ہم رسولِ کریم، رؤف رحیم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مختلف اعضائے مبارکہ کے مختلف معجزات سُنیں گے۔

یقیناً اس میں اس میں شک نہیں کہ نبیِّ آخرُ الزّماں، سَروَرِ کَون و مَکاں صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تمام نبیوں کے بھی نبی ہیں۔ اور آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سِیرتِ مُقَدَّسہ تمام اَنْبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ السَّلَام کی مُقَدَّس زِندگیوں کا خُلاصہ (Summary) ہے اور آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم عالَمِ کائنات میں اَوَّلین و

آخرین کی تمام قوموں کی طرف نبی بن کر آئے۔ اس لئے اللہ پاک نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ذاتِ مُقدَّسہ کو اَنْبیائے سابِقین کے تمام مُعْجِزات کا مَجْموعہ بنا دیا اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو قِسم قِسم کے ایسے بے شُمار مُعْجِزات سے سرفراز فرمایا، جو ہر طبقہ، ہر گروہ، ہر قوم اور تمام اَہْلِ مَذاہب کے مِزاج کے لئے ضَروری تھے۔ (سیرتِ مُصطفٰی، ص ۷۱۲ تا ۷۱۴، ملخصًا و ملتقطاً)

اس کے علاوہ اللہ پاک نے اپنے آخِری پَیغمبر، شَفیعِ مَحْشر صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو ایسے بے شُمار مُعْجِزات بھی عطا فرمائے جو آپ کے **خَصائص** کہلاتے ہیں۔ یعنی یہ آپ کے وہ کمالات ومُعْجِزات ہیں، جو کسی اور نَبی ورَسُول کو عَطا نہیں کئے گئے۔ (سیرتِ مُصطفٰی، ص ۸۲۰ ملخصاً) علمائے کرام نے آپ کے مقدس اعضا سے ظاہر ہونے والے درجنوں **معجزات** بیان فرمائے ہیں۔ دُوسرے **انبیا** عَلَیْہِمُ السَّلَام **معجزات** لے کر آتے تھے جب کہ ہمارے **نبی** صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ خود **معجزہ** بن کر تشریف لائے۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہمارے آقا، دوعالَم کے داتا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے **معجزات** بے شمار ہیں، اللہ پاک نے اپنی عطا سے آپ کو ایسا زبردست اختیار اور قُوت عطا فرمائی ہے کہ جس کا اندازہ بھی نہیں کیا جا سکتا۔ "اللہ پاک کی عطا سے" آپ نے اُنگلی کے اِشارے سے چاند کے 2 ٹکڑے کیے، "اللہ پاک کی عطا سے" آپ نے دُعا فرمائی تو ڈُوبا ہوا سورج پلٹ آیا، "اللہ پاک کی عطا سے" آپ نے پانی میں پتھر کو تیرا دیا "اللہ پاک کی عطا سے" آپ نے لکڑیاں بلب کی مانند روشن فرما دِیں۔ "اللہ پاک کی عطا سے" آپ نے لعابِ دہن (یعنی تھوک مبارک) ڈال کر کھاری کنوؤں کو میٹھا کردیا۔ "اللہ پاک کی عطا سے" آپ نے اُنگلیوں سے پانی کے چشمے بہا دیے۔ "اللہ پاک کی عطا سے آپ نے "شَجَر و حَجَر (یعنی درختوں اور پتھروں) سے کلام کیا، "اللہ پاک کی عطا سے" درخت آپ کی بارگاہ میں حاضری کو آیا۔ "اللہ پاک کی عطا سے" تھوڑا سا دودھ ستّر (70) آدمیوں کو کافی ہوگیا۔ "اللہ

پاک کی عطا سے "تھوڑا سا کھانا کثیر جماعت کو کفایت کر گیا،" "اللہ پاک کی عطا سے" آپ کی برکت سے جانور انسانی بولی بولنے لگے۔ الغرض! اللہ پاک نے اپنے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو سراپا معجزہ بنا کر بھیجا ہے، چنانچہ پارہ 4 سورۂ نساء آیت نمبر 174 میں ارشاد ہوتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمْ بُرْهَانٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ اَنْزَلْنَاۤ اِلَیْكُمْ نُوْرًا مُّبِیْنًا (۱۷۴) (پ ۶، النساء: ۱۷۴)	ترجَمۂ کنزُالایمان: اے لوگو بے شک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے واضح دلیل آئی اور ہم نے تمہاری طرف روشن نور اُتارا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ رسول! اللہ پاک نے قرآنِ مجید میں حضور عَلَیْہِ السَّلَام کے کئی اعضائے مبارکہ کا ذِکر کیا ہے جس سے حق تعالیٰ کی کمالِ محبت وعنایت پائی جاتی ہے۔

پارہ 27، سُورۂ نجم کی آیت نمبر 11 میں **قلبِ مبارک** کا ذکر ہوتا ہے۔

مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰى (۱۱) (پ ۲۷، النجم: ۱۱)	ترجَمۂ کنزُالایمان: دل نے جھوٹ نہ کہا جو دیکھا

پارہ 19، سُورۂ شُعَرا کی آیت نمبر 194,193 میں اِرشاد ہوتا ہے۔

نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ الْاَمِیْنُ (۱۹۳) عَلٰى قَلْبِكَ (پ ۱۹، الشعراء: ۱۹۳-۱۹۴)	ترجَمۂ کنزُالایمان: اُسے روح الامین لے کر اترا تمہارے دل پر

پارہ 2 سُورۃُ الْبَقَرَۃ آیت نمبر 144 میں چہرۂ مبارک کا ذکر یوں ہوتا ہے:

قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِی السَّمَآءِۚ　　ترجمہ: ہم دیکھ رہے ہیں بار بار تمہارا آسمان کی

(پ ۲، البقرۃ: ۱۴۴) طرف منہ کرنا

جبکہ پارہ 30 سورۂ اَلَمۡ نَشۡرَح کی ابتدائی آیات میں سینہ مبارک اور پشت مبارک کا ذکر یوں فرمایا:

اَلَمۡ نَشۡرَحۡ لَكَ صَدۡرَكَ ۙ﴿۱﴾ وَ وَضَعۡنَا عَنۡكَ وِزۡرَكَ ۙ﴿۲﴾ الَّذِیۡۤ اَنۡقَضَ ظَهۡرَكَ ۙ﴿۳﴾ تَرجَمۂ کنزُالایمان: کیا ہم نے تمہارے لئے سینہ کشادہ نہ کیا اور تم پر سے تمہارا وہ بوجھ اتار لیا جس نے تمہاری پیٹھ توڑی تھی (پ ۳۰، الم نشرح: ۱ تا ۳)

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ رسول! آیئے! اب اپنے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے کچھ **مقدس اعضاء** سے متعلق **قرآنی آیات** اور اعضائے مبارکہ سے ظاہر ہونے والے **معجزات** سنتے ہیں:

پارہ 27، سُوْرہ نَجْم کی آیت نمبر 3 میں **زبان مبارک** کا ذکر ہوتا ہے اور ارشاد ہوتا ہے:

وَمَا یَنۡطِقُ عَنِ الۡهَوٰی ؕ﴿۳﴾ (پ ۲۷، النجم: ۳)	تَرجَمۂ کنزُالایمان: اور وہ کوئی بات اپنی خواہش سے نہیں کرتے
پارہ 25، سُوْرہ دُخان کی آیت نمبر 58 میں ارشاد ہوتا ہے:	
فَاِنَّمَا یَسَّرۡنٰهُ بِلِسَانِكَ (پ ۲۵، الدخان: ۵۸)	تَرجَمۂ کنزُالایمان: تو ہم نے اس قرآن کو تمہاری زبان میں آسان کیا

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

وہ زبان جس کو سب کُن کی کُنجی کہیں

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہماری بھی زبان ہے اور ہمارے آقا مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مبارک زبان ہے، ہماری زبان کا کیا حال ہے وہ ہم بخوبی جانتے ہیں، جبکہ ہمارے نور والے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مبارک زبان کیسی ہے؟۔ اعلیٰ حضرت رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ فرماتے ہیں:

وہ زباں جس کو سب کُن کی کنجی کہیں
اُس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام

(حدائقِ بخشش، ۳۰۲)

یعنی ہمارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زبانِ مبارک تقدیرِ الٰہی کی چابی ہے۔ جیسے جیسے یہ مبارک زبان ہلتی چلی جاتی ہے، واقعات ویسے ہی ہونے لگتے ہیں۔ اس زبانِ مبارک کے کمالات دیکھ کر کہنا پڑتا ہے کہ کائنات کے گوشے گوشے پر اس کی حکومت ہے اور ایسی حکومت پر لاکھوں سلام ہوں۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حضور سراپا نُور صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زبان مبارک اور اس کے پانی یعنی لُعابِ دَہن (تھوک مبارک) سے کیسے کیسے معجزات ظاہر ہوئے، آیئے سنتے ہیں:

(1) زبان مُبارک کے حکم سے بچہ تندرست ہو گیا

حضرت اُسامہ بن زید رَضِیَ اللہُ عَنۡہ کا بیان ہے، فرماتے ہیں: ہم دو عالم کے مالک و مختار، مکی مَدَنی سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ حج کے لیے نکلے اور جب وادی رَوْحا میں پہنچے تو رحمتِ عالم، نُورِ مُجسَّم صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک عورت کو دیکھا جو آپ کی طرف آرہی تھی، یہ دیکھ کر نبیِ رحمت شفیعِ اُمَّت صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی سواری روک لی اور جب وہ عورت قریب آئی تو اس نے عرض کیا یَا رسولَ اللہ صَلَّی

اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یہ میرا بچہ جب سے پیدا ہوا ہے، یہ بیمار ہی چلا آرہا ہے یہ سُن کر رسولِ اکرم، نورِ مجسّم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بچے کو پکڑ کر اپنے آگے بٹھایا اور اس کے منہ میں لُعابِ دَہن مُبارک ڈالا اور فرمایا: اُخْرُجْ عَدُوَّ اللهِ فَاِنِّیْ رَسُوْلُ الله یعنی اے اللہ پاک کے دشمن نکل جا کیونکہ میں اللہ پاک کا رسول ہوں۔ یہ فرما کر وہ بچہ اس کی ماں کو پکڑا دیا اور فرمایا: اسے لے لے اب اس کو کوئی تکلیف نہیں ہوگی، حضرت اُسامہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں: جب ہم حج سے فارغ ہو کر وادی رَوْحا میں پہنچے تو وہی عورت ایک بُھنی ہوئی بکری لے کر حاضر ہو گئی تو حبیبِ خدا، محبوبِ کبریا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: بی بی اس بکری کا ایک بازو مجھے دے، اس نے حاضر کر دیا پھر فرمایا: دوسرا بازو بھی پکڑا، اس نے حاضر کر دیا پھر فرمایا: اور بازو پکڑا اس نے عرض کیا: یَارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بکری کے دو ہی بازو ہوتے ہیں، وہ میں نے حاضر کر دیئے ہیں یہ سُن کر پیارے آقا، مدینے والے مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اے خاتون! اگر تُو چپ رہتی یعنی یہ نہ کہتی کہ بازو تو دو ہی ہوتے ہیں تو جب تک میں کہتا رہتا تُو مجھے بازو پکڑاتی ہی رہتی۔ (الخصائص الکبریٰ، باب ماوقع فی حجة الوداع۔۔الخ، ۶۰/۲)

ایسا تجھے خالق نے طرح دار بنایا یُوسُف کو تیرا طالبِ دِیدار بنایا
کونین بنائے گئے سرکار کی خاطر کونین کی خاطر تمہیں سرکار بنایا
عالَم کے سلاطین بھکاری ہیں بھکاری سرکار بنایا تمہیں سرکار بنایا
کُنجی تمہیں دی اپنے خزانوں کی خدا نے محبوب کیا مالک و مختار بنایا

(ذوقِ نعت، ص۴۷، ۴۸)

(2) بچے کا جلا ہوا ہاتھ ٹھیک ہو گیا

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے ایک اور واقعہ سنتے ہیں: حضرت محمد بن حاطب اپنی والدہ اُمِّ جمیل سے روایت کرتے ہیں کہ میری والدہ نے مجھے بتایا کہ میں تجھے لے کر حبشہ سے آرہی تھی اور جب مدینۂ منورہ سے ایک دن کا فاصلہ رہ گیا تو میں نے ایک جگہ کھانا پکایا، اسی دوران ایندھن ختم ہوگیا، میں لکڑیاں لینے گئی تو تُو نے ہنڈیا کو کھینچا اور وہ ہنڈیا تیرے اُوپر گر گئی اور تیرا بازو جل گیا۔ میں تجھے لے کر شفیق و کریم آقا، رحمدل و رحیم آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر ہوگئی، یہ دیکھ کر آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے تیرے بازو پر لُعابِ دہن مبارک ڈالا اور کچھ پڑھ کر دم کیا، میں تجھے لے کر اُٹھی تو تیرا ہاتھ بالکل تندرست تھا۔ (ابن حبان، کتاب الجنائز، باب المریض۔۔الخ، ۲۷۳/۴، حدیث: ۲۹۶۶)

عرشِ حق ہے مسندِ رِفعت رَسُولُ اللہ کی
دیکھنی ہے حشر میں عزت رَسُولُ اللہ کی

قبر میں لہرائیں گے تاحشر چشمے نور کے
جلوہ فرما ہوگی جب طلعت رَسُولُ اللہ کی

لَاوَرَبِّ الْعَرْش جس کو جو مِلا اُن سے ملا
بٹتی ہے کونین میں نعمت رَسُولُ اللہ کی

(حدائقِ بخشش، ص ۱۵۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

(3) درخت قدموں میں

ایک اعرابی (یعنی عرب کے دیہاتی) نے رسولِ عربی، مکی مدنی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں عرض کی کہ یَارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں اسلام قبول کرچکا ہوں، آپ کوئی ایسی نشانی دکھائیں جو میرے یقین کو بڑھا دے۔ یہ سُن کر محبوبِ کبریا، بادشاہِ ارض و سما صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: کیا دیکھنا چاہتے ہو؟ عرض کی آپ اس درخت کو یہاں بُلا لیں، ارشاد فرمایا: جاؤ اور اس درخت کو کہو کہ تجھے

اللہ پاک کے رسول بُلاتے ہیں۔ جیسے ہی یہ بات اعرابی نے درخت سے کہی، وہ درخت ایک طرف جھکا اور پھر دائیں بائیں آگے پیچھے مُڑ کر اس نے اپنی جڑیں توڑیں اور جڑیں گھسیٹتا ہوا زمین چیرتا ہوا حاضر ہوگیا اور رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سامنے کھڑا ہو کر عرض کرنے لگا: اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللہ۔ یہ دیکھ کر اعرابی نے کہا: یَارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بس یہ میرے لئے کافی ہے، پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے درخت کو حکم دیا کہ وہ واپس چلا جائے، حکم ملتے ہی واپس چلا گیا۔ یہ دیکھ کر اعرابی نے عرض کی: یَارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مجھے اجازت دیجئے کہ میں آپ کے ہاتھ مبارک اور پاؤں مبارک کو بوسہ دوں؟ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اسے اجازت دی اور اس نے دَسْت بوسی و قدم بوسی کی سعادت حاصل کی۔ پھر وہ اعرابی عرض کرنے لگا: آپ مجھے اس بات کی بھی اجازت دیں کہ میں آپ کو سجدہ کروں؟ یہ سُن کر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: نہیں! اللہ پاک کے سِوا کسی اور کے لئے سجدہ نہیں ہے۔ (الخصائص الکبریٰ، باب الآیۃ فی قدوم الاعرابی، ۲/ ۵۹)

جن کو سُوئے آسماں پھیلا کے جل تھل بھر دیے
صدقہ اُن ہاتھوں کا پیارے ہم کو بھی درکار ہے
چاند شق ہو پیڑ بولیں جانور سجدے کریں
بارَکَ اللہ مرجعِ عالم یہی سرکار ہے
(حدائقِ بخشش، ص۱۷۶)

(4) دعا کی برکت سے ایمان قبول کرلیا

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے ایک اور واقعہ سنتے ہیں، چنانچہ حضرت

ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ فرماتے ہیں: میری ماں اسلام کے دامن سے دُور تھی، مَیں اُسے اسلام کی دعوت دیتا مگر وہ مانتی نہ تھی، ایک دن جب کہ میں نے اپنی والدہ کو دعوتِ اسلام دی تو اس نے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان میں ایسی بات کہی جس کو میں سُن نہیں سکتا تھا، میں وہاں سے دوڑا اور نبیِ رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں روتا ہوا حاضر ہوا۔ رسولِ اکرم، نورِ مجسّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے پوچھا: ابو ہریرہ کیا ہوا؟ میں نے ماجرا عرض کرکے عرض کی: یَارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میری والدہ کے لیے ہدایت کی دعا فرمادیں، یہ سُن کر اُمّت پر مہربان، دوجہاں کے سلطان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی زبانِ حق ترجمان سے یوں دعا کی۔ **اَللّٰھُمَّ اھْدِ اُمَّ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ** یعنی یااللہ !ابو ہریرہ کی ماں کو ہدایت عطا فرما۔ یہ دعا سُن کر میں خوشی خوشی واپس دوڑا اور جب میں دروازے پر پہنچا تو دروزاہ بند تھا، جب میری والدہ نے میرے پاؤں کی آہٹ سُنی تو زور سے فرمایا: ابو ہریرہ ٹھہر جاؤ!جب میں کھڑا ہو گیا تو میں نے پانی گرنے کی آواز سُنی، میں سمجھ گیا کہ والدہ غسل کررہی ہیں، انہوں نے غسل کرکے جلدی سے دروازہ کھول کر کہا: اے ابو ہریرہ گواہ ہوجا کہ ”اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ“ یہ سُن کر میں واپس خوشی سے روتا ہوا دوڑا اور دربارِ رسالت میں حاضر ہوکر ماجرا عرض کردیا تو سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اللہ پاک کی حمد کی اور فرمایا: بہت اچھا ہوا۔ (**مسلم، كتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل أبي هريرة، ص ١٠٣٩، حديث: ٦٣٩٦**)

(5)دعا فرمائی تو مال اولاد میں برکت ہوگئی

آیئے! ایک اور واقعہ سنتے ہیں: حضرت اُمِّ سُلیم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ اپنے بیٹے حضرت انس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کو لے کر دربارِ رسالت میں حاضر ہوئیں، اور عرض کیا: یَارَسُوْلَ اللّٰہ یہ میرا بیٹا آپ کا خادم ہے، لہٰذا اس کے لیے

دعا فرما دیں، یہ سُن کر حبیبِ مکرم، شفیعِ مُعظّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دعا فرمائی: اَللّٰهُمَّ اَكْثِرْ مَالَه وَوَلَدَه وَبَارِكْ لَه فِيْمَا اَعْطَيْتَه یعنی یا اللہ! انس کے مال میں اضافہ فرما اور اس کی اولاد زیادہ کر اور جو تُو نے اس کو عطا فرمایا ہے، اس میں برکت دے۔ (ترمذی، كتاب المناقب، باب مناقب أنس بن مالك رضي الله عنه، ۵/۴۵۰، حديث: ۳۸۵۵)

مکے مدینے کے تاجدار، مکی مدنی سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی یہ دعا ایسی مقبول ہوئی کہ حضرت انس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بصرہ میں وہ آخری صحابی تھے جن کا وصال ہوا۔ اور خود حضرت انس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی عمر سو سال سے زائد ہوئی۔ اور کہا جاتا ہے کہ ان کی اولاد کی تعداد سو سے تجاوز کر گئی۔ حضرت انس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کا ایک باغ تھا، عام باغات میں سال میں ایک دفعہ پھل لگتا تھا جبکہ حضرت انس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کے باغ میں سال میں دو دفعہ پھل لگتا تھا، اور آپ کے باغ میں ایک پھول تھا جس سے مُشک کی سی خوشبو آتی تھی۔

(مرقاة شرح مشكوة، ۱۰/۲۹۲ تحت الحديث: ۵۹۵۲)

اعلیٰ حضرت کیا ہی خوب فرماتے ہیں:

مکاں عرش اُن کا فلک فرش اُن کا ملک خادمانِ سَرائے مُحَمَّد
خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم خدا چاہتا ہے رضائے مُحَمَّد
دمِ نزع جاری ہو میری زباں پر مُحَمَّد مُحَمَّد خدائے مُحَمَّد
اجابت کا سہرا عنایت کا جوڑا دلہن بن کے نِکلی دُعائے مُحَمَّد
اجابت نے جُھک کر گلے سے لگایا بڑھی ناز سے جب دُعائے مُحَمَّد

(حدائقِ بخشش، ص۶۵، ۶۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

ہاتھ مبارک کے معجزات

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ابھی ہم نے پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مبارک زبان کے کچھ معجزات سنے، آیئے! اب سرکارِ دوعالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مبارک ہاتھوں سے متعلق **آیتِ قرآنی** اور اس کے بعد ان **مبارک ہاتھوں** کے کچھ معجزات بھی سنتے ہیں:

چنانچہ پارہ 8، سُوْرَۂ اَنْفَال، آیت نمبر 17 میں اِرشاد ہوتا ہے:

وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى ۚ (پ ۹، الانفال: ۱۷)	تَرجَمۂ کنزُالایمان: اور اے محبوب وہ خاک جو تم نے پھینکی تم نے نہ پھینکی تھی بلکہ اللہ نے پھینکی تھی

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب! صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

(1) دستِ مصطفےٰ کی برکت

صحابیِ رسول حضرت عُتْبہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ جنہوں نے اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِین حَضرتِ عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کے عہد میں مُوصَل شہر کو فتح کیا تھا، ان کی اہلیہ بی بی اُمِّ عاصم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا بیان کرتی ہیں کہ حضرت عتبہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی ہم چار بیویاں تھیں، ہم میں سے ہر ایک زیادہ اور اچھی خوشبو لگانے میں کوشش کرتی تھیں تاکہ دوسری سے خوشبودار ہو۔ جبکہ حضرت عتبہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ اپنی داڑھی میں تیل تو لگاتے تھے لیکن کوئی خوشبو استعمال نہ کرتے تھے، اس کے باوجود بھی حضرت عتبہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کے جسم سے ہر وقت ہم سے زیادہ اور بہت عمدہ خوشبو آتی رہتی۔ جب حضرت عتبہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ باہر نکلتے تو لوگ کہتے کہ ہم

نے حضرت عتبہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی لگائی ہوئی خوشبو سے زیادہ اچھی کوئی خوشبو نہیں سُونگھی۔ ایک دن میں نے ان سے پوچھا کہ ہم اچھی خوشبو استعمال کرنے کی پوری کوشش کرتی ہیں، لیکن ہم سے زیادہ خوشبو دار تو آپ ہیں۔ اس کی کیا وجہ ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے عہد مبارک میں میرے بدن پر آبلے نمودار ہوئے، میں خدمتِ نبوی میں حاضر ہوا۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے اس بیماری کی شکایت کی۔ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھ سے ارشاد فرمایا کہ کپڑے اُتار دو۔ میں نے سَتْر (یعنی چھپانے کی جگہ) کے علاوہ کپڑے اُتار دیئے اور آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سامنے بیٹھ گیا۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی دونوں مبارک ہتھیلیوں میں پھونک لگا کر میرے جسم پر پھیر دِیں، اُس وقت سے میرے جسم سے خوشبو مہکتی رہتی ہے۔ (معجم صغیر، ۱/۳۹)

کسی شاعر نے کیا خوب کہا کہ

میں مدینے کی گلیوں کے قرباں جن سے گزرے ہیں شاہِ مدینہ
اس طرح سے مہکتے ہیں رستے عطر جیسے لگائے ہوئے ہیں

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

(2) عطائے مصطفٰے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! سرکارِ دو عالم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے **مبارک ہاتھوں کی برکت** کا ایک اور واقعہ سنتے ہیں:

چنانچہ صحابیِ رسول حضرت جابر بن عبد اللہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں: میں رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ہمراہ غزوۂ ''ذَاتُ الرِّقَاع'' میں گیا، جب واپسی ہوئی تو چونکہ میرا اونٹ نہایت کمزور اور

لاغر (دُبلا پتلا) تھا، اس لیے میں بار بار لشکر کے پیچھے رہ جاتا تھا، ایک مقام پر حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے مجھ سے فرمایا: اے جابر! کیا بات ہے جو تُو پیچھے رہ جاتا ہے؟ میں نے عرض کی: یَا رَسُوْلَ اللہ (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) میرا اُونٹ لاغر (دُبلا پتلا) ہے، وہ لشکر کی سواریوں کے برابر چل نہیں سکتا، حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے فرمایا: اس کو بٹھا، میں نے اونٹ کو بٹھایا تو فرمایا: کسی درخت سے ایک لکڑی توڑ کر مجھے دے دے، میں نے ایک لکڑی حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی خدمت میں پیش کر دی، پھر آپ نے فرمایا: اب تُو اُونٹ پر سوار ہو جا، میں سوار ہو گیا۔ حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے وہ لکڑی اونٹ کو تین چار مرتبہ ماری، پھر وہ اُونٹ اس قدر تیز رفتار ہو گیا کہ مجاہدین کی اچھی اچھی سانڈنیوں سے بھی آگے نکل جاتا تھا، میں اُونٹ کی رفتار کو کم کرتے ہوئے حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے برابر چلتا رہا اور حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے باتیں کرتا رہا، اچانک حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے فرمایا: اے جابر! تم یہ اونٹ میرے ہاتھ فروخت کرتے ہو؟ میں نے عرض کی: یَا رَسُوْلَ اللہ! (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) میں یہ اونٹ بِلا معاوضہ آپ کی نذر کرتا ہوں، فرمایا: یوں نہیں، فروخت کرو، میں نے عرض کی: یَا رَسُوْلَ اللہ (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) تو پھر اس کی قیمت بھی آپ ہی بتائیں، فرمایا: ایک درہم میں لیتا ہوں، میں نے عرض کی: یَا رَسُوْلَ اللہ! (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) یہ تو بہت تھوڑی قیمت ہے، حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے فرمایا: اچھا دو درہم لے لو، میں نے عرض کی: یہ بھی کم ہے یہاں تک کہ حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم بڑھاتے بڑھاتے ایک اَوقیہ (چالیس درہم کے برابر) تک پہنچے، میں نے عرض کی: یَا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اس قیمت پر آپ راضی ہیں؟ فرمایا: ہاں میں راضی ہوں، میں نے عرض کی: تو بس یہ اونٹ آپ کا ہو چکا، حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے فرمایا: یہ اونٹ میں نے خرید لیا، جب ہم مدینہ پہنچ گئے تو حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام اپنے مکان پر تشریف لے گئے اور میں اپنے گھر آ گیا، اگلی صبح میں وہ اونٹ لے کر گھر سے روانہ ہوا، اونٹ

کو مسجدِ نبوی کے دروازے پر باندھ کر میں حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی خدمت میں آیا اور بیٹھ گیا، حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام جب مسجد سے باہر تشریف لائے تو دریافت فرمایا: یہ اونٹ کیسا ہے؟ لوگوں نے عرض کی: یَارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم یہ اونٹ جابر لے کر آیا ہے، فرمایا: جابر کہاں ہے؟ جب میں حاضر ہوا تو حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے فرمایا: اے میرے بھائی کے بیٹے اونٹ کو لے جاؤ یہ تیرا ہی ہے اور پھر حضرت بلال رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے فرمایا: جابر کو لے جاؤ اور اسے ایک اوقیہ دے دو، حضرت بلال نے مجھے ایک اوقیہ (چالیس درہم کے برابر) سے بھی کچھ زیادہ دے دیا، اس دن سے میرے مال میں اس قدر برکت ہوئی کہ میں بہت بڑا مالدار بن گیا۔ (سیرت ابن ھشام، غزوۃ ذات الرقاع فی سنۃ اربع، ص ۳۸۴)

واہ کیا جُود و کرم ہے شہِ بطحا تیرا
"نہیں" سنتا ہی نہیں مانگنے والا تیرا

فیض ہے یا شہِ تسنیم نِرالا تیرا
آپ پیاسوں کے تجسّس میں ہے دریا تیرا

آسماں خوان، زمیں خوان، زمانہ مہمان
صاحبِ خانہ لقب کس کا ہے تیرا تیرا

میں تو مالک ہی کہوں گا کہ ہو مالک کے حبیب
یعنی محبوب و مُحِبّ میں نہیں میرا تیرا

(حدائق بخشش، ص ۱۵، ۱۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ان معجزات کے علاوہ بھی کئی معجزات آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ہاتھوں سے ظاہر ہوئے۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جس منہ پر اپنا نورانی ہاتھ پھیر دیتے تو چہرہ نور نور ہو جاتا تھا، آیئے اس طرح کے تین معجزات سنتے ہیں:

(3) گھر روشن ہو جاتا

(1) حضرتِ اَسید بن اَبی اناس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ایک بار میرے چہرے اور سینے پر اپنا دستِ پُرانوار پھیر دیا۔ اس کی بَرَکت یہ ظاہِر ہوئی کہ میں جب بھی کسی اندھیرے گھر میں داخِل ہوتا، وہ گھر روشن ہو جاتا تھا۔ (الخصائِصُ الکُبری، ۱۴۲/۲ وتاریخ دمشق، ۲۱/۲۰)

(4) دستِ مبارک کی برکت

(2) حضرت عائذ بن سعید جسری رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یَارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ آپ میرے چہرے پر اپنا مبارک ہاتھ پھیر دیجئے اور دُعائے برکت فرمائیے۔ حضورِ انور، رسولوں کے افسر صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ایسا ہی کیا (یعنی اُن کے چہرے پر ہاتھ پھیرا اور دُعائے برکت فرمائی) اُس وقت سے حضرت عائذ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا چہرہ تر و تازہ اور نورانی رہا کرتا تھا۔ (الاصابہ فی تمییز الصحابہ، عائذ بن سعید، ۴۹۳/۳، رقم ۴۴۶۲)

(5) چہرہ چمکتا تھا

(3) حضرت ابو سِنان عبدی صباحی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے چہرے پر رَسُولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنا دستِ مبارک پھیرا، ان کی عمر 90 سال ہوگئی مگر ان کا چہرہ بجلی کی طرح چمکتا تھا۔ (الاصابہ فی تمییز الصحابہ، ابو سنان العبدی ثم الصباحی، ۱۶۴/۷، رقم ۱۰۰۶۶)

میں گدا تُو بادشاہ بھر دے پیالہ نور کا ... نور دن دُونا ترا دے ڈال صدقہ نور کا
تاج والے دیکھ کر تیرا عمامہ نور کا ... سر جھکاتے ہیں الٰہی بول بالا نور کا
جو گدا دیکھو لئے جاتا ہے توڑا نور کا ... نُور کی سرکار ہے کیا اس میں توڑا نور کا

(حدائقِ بخشش، ص: ۲۴۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

چشمانِ مقدس (مبارک آنکھوں) کے معجزات

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ابھی ہم نے بارہویں والے مصطفےٰ، بادشاہِ ارض وسما صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مبارک ہاتھوں کے چند معجزات ملاحظہ کئے، آیئے! اب حضورِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی چشمانِ اقدس یعنی **مبارک آنکھوں** سے **متعلق آیتِ قرآنی اوران مبارک آنکھوں** کے معجزات بھی سنتے ہیں۔

پارہ27،سُوْرۂ نَجْم کی آیت نمبر17 میں **آنکھ مبارک** کا ذکر ہوتا ہے:

مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَ مَا طَغٰى ﴿۱۷﴾   ترجَمۂ کنزُالایمان: آنکھ نہ کسی طرف پھری نہ حد سے بڑھی   (پ۲۷،النجم:۱۷)

روایت ہے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مُبارک آنکھیں بڑی اور قُدرتِ الٰہی سے سُرمگیں (سُرمہ والی) تھیں، مبارک پلکیں دراز تھیں، جبکہ آنکھوں کی سفیدی میں باریک سُرخ ڈورے رہتے تھے، جس سے حُسن اور بڑھ گیا۔ (سیرتِ رسول عربی، ص۲۵۱)۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جس شخص پر ان مُبارک آنکھوں سے نظر فرمادیتے تو اس کے سوئے نصیب جگادیا کرتے تھے۔ چنانچہ

(1)جب آگئی ہیں جوشِ رحمت پہ ان کی آنکھیں

حضرت سَیِّدُنا شیبہ بن عثمان رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اپنے ایمان لانے کا واقعہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ جب نبیِ کریم (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم) غزوہ حُنَیْن میں شریک ہوئے تو مجھے خیال آیا کہ میرے والد اور چچا کو حضرت علی اور حضرت حمزہ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُما) نے قتل کر دیا تھا، کیوں نہ آج میں ان سے بدلہ لیتے ہوئے، ان

کے نبی (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کو شہید کر دوں، اس ارادے سے میں حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے قریب ہوا اور میں حملہ کرنے ہی والا تھا کہ آگ کا شعلہ (Flame) بجلی کی طرح میری طرف بڑھا، جس سے خوف زدہ ہو کر میں پیچھے کی طرف بھاگا، اتنے میں رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی نَظرِ کرم مجھ پر پڑ گئی اور فرمایا: اے شیبہ! پھر حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنا دستِ قدرت میرے سینہ پر رکھا تو اللہ پاک نے شیطان کو میرے دل سے نکال دیا اور میں نے حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے چہرۂ اقدس کی طرف نظر اُٹھائی تو حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ مجھے اپنی سماعت و بصارت (یعنی سُننے اور دیکھنے) سے بھی زیادہ محبوب لگنے لگے۔ (دلائل النبوۃ لابی نعیم، ۱۱۲/۱، رقم: ۱۴۴)

جس طرف اُٹھ گئی دَم میں دَم آ گیا
اُس نگاہِ عنایت پہ لاکھوں سلام
(حدائقِ بخشش، ص ۳۰۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہماری آنکھ اس بات کی محتاج ہے کہ جو چیز اس کے سامنے ہو یہ صرف اسے ہی دیکھ سکتی ہے جبکہ ہمارے آقا، مکی مدنی مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی آنکھیں ایسی تھیں کہ جو چیز چھپی ہوتی اور کسی پر ظاہر نہ ہوتی، وہ مبارک آنکھیں انہیں بھی دیکھ لیتی تھیں۔ یہاں تک کے دلوں کے خیالات جن تک کسی کی رسائی نہیں ہوتی نگاہِ مصطفٰے سے دِلوں کے حالات بھی چھپے نہ رہتے۔ چنانچہ

(2) سینے کے راز نگاہِ مصطفٰے میں

حضرتِ سیدنا ابنِ عمر رَضِیَ اللہ عَنْہ فرماتے ہیں کہ ایک انصاری صحابی رَضِیَ اللہ عَنْہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یَارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں آپ سے کچھ باتیں دریافت کرنا چاہتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: بیٹھو۔ پھر قبیلہ ثقیف سے ایک شخص آیا اور عرض کیا: حضور! میں آپ سے کچھ باتیں دریافت کرنا چاہتا ہوں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: انصاری تجھ سے پہلے آیا ہے۔ انصاری صحابی رَضِیَ اللہ عَنْہ نے عرض کیا: حضور! یہ ایک مسافر ہے اور مسافر کا حق زیادہ ہوتا ہے، لہٰذا آپ پہلے اس کے سوالوں کے جوابات ارشاد فرمادیجئے۔ تو رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس ثقفی کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اگر تم چاہو تو میں تمہیں بتاؤں کہ تم مجھ سے کیا پوچھنے آئے ہو اور اگر چاہو تو سوالات کرو میں تمہیں ان کے جوابات دوں گا؟ اس نے عرض کیا: یَارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں جن سوالات کے لئے حاضر ہوا ہوں، مجھے ان کے جوابات ارشاد فرمادیجئے۔ فرمایا: تم مجھ سے رکوع، سجود، نماز اور روزہ کے بارے میں سوالات کرنے آئے ہو۔ اس شخص نے عرض کیا: اس ذاتِ مقدسہ کی قسم! جس نے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے! آپ نے میرے دل کی بات بتانے میں ذرا سی بھی خطا نہیں کی۔ پھر آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان کے جوابات بھی عطا فرمائے۔ پھر وہ ثقفی صحابی رَضِیَ اللہ عَنْہ اٹھ کر چلے گئے۔

اس کے بعد نبی کریم، صاحبِ خُلْقِ عظیم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم انصاری صحابی کی طرف متوجہ ہوئے اور ان سے فرمایا: اگر تم چاہو تو میں تمہیں بھی بتادوں تم مجھ سے کیا سوال کرنے کے لئے آئے ہو اور اگر چاہو تو مجھ سے سوال کرو میں تمہیں ان کا جواب دوں گا؟ انہوں نے عرض کیا: یَارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! نہیں آپ خود ہی بتادیجئے کہ میں آپ سے کیا پوچھنے کے لئے حاضر ہوا ہوں؟

ارشاد فرمایا: تم مجھ سے یہ پوچھنے آئے ہو کہ جب حاجی اپنے گھر سے نکلتا ہے تو اس کے لئے کیا ثواب ہے؟ اور جب وہ عرفات میں کھڑا ہوتا ہے تو اس کے لئے کیا ثواب ہے؟ اور جب وہ جِمار کی رَمی کرتا ہے تو اس کے لئے کیا ثواب ہے؟ اور جب وہ اپنا سر مُنڈواتا ہے تو اس کے لئے کیا ثواب ہے؟ اور جب وہ حج کا آخری طواف پورا کرلیتا ہے تو اسے کیا ثواب ملتا ہے؟

یہ سن کر اُس انصاری صحابی نے عرض کیا: یَارَسُوْلَ اللہ! اس ذاتِ مقدسہ کی قسم! جس نے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا! آپ نے میرے دل کی بات بتانے میں کوئی خطا نہیں کی۔ پھر آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے انہیں بھی ان کی باتوں کے جوابات ارشاد فرمائے۔ (ابن حبان، کتاب الصلاۃ، باب وصف بعض الصلاۃ، ۳/۱۸۱، حدیث: ۱۸۸۴)

اور کوئی غیب کیا تم سے نہاں ہو بھلا
جب نہ خدا ہی چھپا تم پہ کروروں درود
(حدائقِ بخشش، ص ۲۶۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

(3) بلاؤں سے حفاظت کا وظیفہ

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے ایک اور واقعہ سنتے ہیں: چنانچہ حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں: مجھے رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے رمضان کے فطرہ کی حفاظت پر مقرر فرمایا۔ تو ایک شخص آیا اور غلّے سے لپ (مُٹھی) بھرنے لگا۔ میں نے اسے پکڑ لیا اور کہا میں تجھے رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس لے چلوں گا۔ وہ بولا میں محتاج ہوں میرے بال بچے ہیں اور

مجھے سخت حاجت ہے، حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں: میں نے اسے چھوڑ دیا۔ جب صبح ہوئی تو نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے خود فرمایا: اے ابو ہریرہ! آج رات تمہارے قیدی کا کیا بنا۔ میں نے عرض کیا: یَارَسُوْلَ اللّٰہ اس نے سخت حاجت اور بال بچوں کا عذر کیا، اس پر میں نے رحم کیا تو اس کو رہا کر دیا۔ آپ نے فرمایا: وہ تم سے جھوٹ بول گیا اور وہ پھر لوٹے گا۔ حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں: مجھے رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فرمان کی وجہ سے یقین ہو گیا کہ وہ لوٹ کر آئے گا، میں اس کی تاک میں رہا۔ وہ پھر آیا اور غلّے کے لپ بھرنے لگا، میں نے اسے پکڑ لیا اور کہا: اب تو تجھے رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں ضرور لے چلوں گا۔ وہ بولا: مجھے چھوڑ دیجئے میں محتاج ہوں اور مجھ پر بال بچوں کا بہت بوجھ ہے میں اب نہ آؤں گا، مجھے رحم آگیا اسے رہا کر دیا۔ جب صبح ہوئی تو مجھے رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اے ابو ہریرہ! تمہارے قیدی کا کیا بنا؟ میں نے عرض کیا: یَارَسُوْلَ اللّٰہ اس نے سخت محتاجی اور بال بچوں کا عذر کیا مجھے اس پر رحم آگیا اور میں نے اسے رہا کر دیا۔ فرمایا وہ تم سے جھوٹ بول گیا اور وہ پھر آئے گا۔ مجھے رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اس فرمانے سے وہ پھر آئے گا یقین ہو گیا کہ وہ ضرور آئے گا۔ میں گھات میں رہا، وہ آیا غلّے سے لپ بھرنے لگا، میں نے اسے پکڑ لیا تو کہا کہ اب تجھے رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں ضرور لے چلوں گا یہ تیسری بار ہے کہ تُو کہہ جاتا ہے کہ نہ آئے گا پھر آجاتا ہے۔ وہ بولا: مجھے چھوڑ دیجئے میں آپ کو چند ایسے کلمات سکھا دیتا ہوں کہ اللہ پاک ان کی برکت سے آپ کو نفع دے گا۔ جب آپ بستر میں جائیں تو آیۃُ الکُرسی پڑھ لیا کریں، تو اللہ پاک آپ کی حفاظت فرمائے گا اور صبح تک شیطان آپ کے قریب نہ بھٹکے گا۔ میں نے اسے چھوڑ دیا، جب صبح ہوئی تو مجھے رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: تمہارے قیدی کا کیا بنا؟ میں نے عرض کیا: اس نے کہا کہ مجھے ایسے کلمات

سکھائے گا جن سے اللہ پاک مجھے نفع دے گا، حضور نے فرمایا: وہ ہے تو جھوٹا مگر تم سے سچ بول گیا۔ کیا جانتے ہو کہ تم تین دن سے کس سے گفتگو کر رہے ہو؟ میں نے عرض کیا: نہیں۔ ارشاد فرمایا: یہ شیطان ہے۔(بخاری،کتاب الوکالۃ،باب اذا وکل رجلا...الخ،رقم:۲۳۱۱، ۸۲/۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! غور کیجئے، بخاری شریف کی اس حدیثِ پاک سے معلوم ہو رہا ہے کہ ہمارے آقا کی نگاہ مبارک ماضی میں ہو جانے والے واقعات بھی دیکھ لیتی ہے اور آئندہ ہونے والے واقعات بھی دیکھ لیتی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی معلوم ہوا کہ آیۃُ الکُرسی کے بے شمار فضائل وبرکات ہیں، ❁ اگر رات کو بستر پر جانے سے پہلے آیۃ الکرسی پڑھ لی جائے تو ساری رات **شیطان قریب نہیں آتا** ❁ **بلاؤں اور آفتوں سے حفاظت** ہوتی ہے ❁ اسی طرح نمازوں کے بعد بھی آیۃُالکرسی پڑھنے پر **جنت کی بشارت** ہے۔ ❁ رات کو سوتے وقت پڑھنے پر اپنے اور پڑوسیوں کے گھروں کی حفاظت کی بشارت ہے۔(شعب الایمان، التاسع عشر من شعب الایمان، فصل فی فضائل السور والآیات، ۴۵۸/۲، الحدیث: ۲۳۹۵) ❁ اگر سوتے وقت آیۃ الکرسی پڑھ لی جائے تورات بھر مکان چوری آگ اور ناگہانی آفات سے محفوظ رہے گا ❁ آیۃ الکرسی پڑھنے والا بدخوابی اور جنات کے خلل سے بچا رہے گا ❁ ہر نماز کے بعد آیۃُ الکرسی پڑھنے والے کا خاتمہ بالخیر ہو گا۔

خُدایا بُرے خاتمے سے بچانا
پڑھوں کلمہ جب نکلے دَم یاالٰہی

(وسائلِ بخشش ص ۲۸)

نمازوں کی ترغیب

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیۃُ الکرسی ہر نماز کے بعد پڑھنے کی سعادت تبھی حاصل ہو گی جبکہ ہم پابندی سے نماز پڑھتے ہوں گے۔ افسوس ہماری ایک تعداد ہے جو نماز جماعت سے نہیں پڑھتی اور اسی طرح ایک تعداد ہے جو مَعَاذَ اللہ نمازیں چھوڑ کر خود کو جہنم کا مستحق بنائے چلی جارہی ہے۔ افسوس! ہمارا ربّ تو ہمیں دن رات ڈھیروں نعمتیں بن مانگے عطا فرمارہا ہے مگر ہمیں پورے دن میں صرف 5 وقت اس کی بارگاہ میں سجدہ کرنے کی توفیق نصیب نہیں ہوتی۔ یاد رکھئے! ہر عاقِل و بالغ مرد و عورت مُسلمان پر روزانہ 5 وقت کی نَماز فرض ہے، جو نَماز کو فَرض نہ مانے وہ دینِ اسلام سے خارج ہے اگرچہ اس کا نام اور اس کے دیگر کام مسلمانوں والے ہی کیوں نہ ہوں۔ اور جو نماز کو فَرض تو مانے مگر ایک نَماز بھی جان بوجھ کر تَرک کر دے تو وہ سخت فاسِق و گُنہگار اور مُستَحِقِّ عذابِ نار ہے۔ اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت مولانا شاہ امام اَحمد رضا خان رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْه فرماتے ہیں: جس نے قصداً (یعنی جان بوجھ کر) ایک وقت کی (نماز) چھوڑی ہزاروں برس جہنّم میں رہنے کا مستحق ہوا، جب تک توبہ نہ کرے اور اس کی قضا نہ کرلے۔ (فتاوی رضویہ، ج۹ ص ۱۵۸) اس سے اندازہ لگائیے کہ جب ایک نماز کو جان بوجھ کر چھوڑنے پر ہزاروں سال تک جہنم میں رہنا پڑے گا تو جو شخص دن بھر کی تمام نمازیں جان بوجھ کر ترک کر دیتا ہو بلکہ سِرے سے نماز ہی نہ پڑھتا ہو تو وہ کس قدر سخت عذاب کا شکار ہو گا۔ اور یاد رکھئے! جان بوجھ کر نماز چھوڑنے والے سے تو خود شیطان بھی پناہ مانگتا ہے، چنانچہ

مَنْقُول ہے کہ ایک شَخْص جنگل (Jungle) میں جا رہا تھا، شیطان بھی اُس کے ساتھ ہولیا، اُس شَخْص نے دن بھر میں ایک بھی نَماز نہ پڑھی یہاں تک کہ رات ہو گئی، شیطان اُس سے بھاگنے لگا، اُس شَخْص

نے حیران ہو کر بھاگنے کا سبب پوچھا: تو شیطان بولا: ''میں نے عمر بھر میں صرف ایک بار آدم عَلَیْہِ السَّلَام کو سَجْدہ کرنے کا اِنکار کیا تو مَلْعُون ہوا اور تُو نے آج پانچوں نمازیں تَرک کر دِیں، مجھے خوف آرہا ہے کہ کہیں تجھ پر قَہر نازل ہو اور میں بھی اس میں نہ پھنس جاؤں۔'' (دُرَّۃُ النّاصحین، ص۱۴۴، ملخصًا)

میں پانچوں نمازیں پڑھوں با جماعت

ہو توفیق ایسی عطا یااِلٰہی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! لہٰذا آج کی اس مقدس رات میں عہد کیجئے کہ **آج کے بعد میری کوئی نماز قضا نہیں ہو گی۔** اِنْ شَآءَ اللّٰہ

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے اب اس رات کی مناسبت سے آمدِ مصطفٰے کا بھی کچھ ذکر کرتے ہیں۔ سب سے پہلے آمدِ مصطفٰے کا ایک بڑا عجیب و غریب واقعہ سنتے ہیں۔

کسریٰ کا خواب

مخزوم بن ہانی مخزومی کے والد جو کہ 150 سال تک زندہ رہے، یہ حکایت بیان کرتے ہیں کہ سرورِ انبیاء، محبوبِ خدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ولادت کی رات ساسانی خاندان کے مشہور بادشاہ کسریٰ کا محل ایک گڑ گڑاہٹ کے ساتھ ہِلنے لگا اور اس کے چودہ(14) کنگرے ٹُوٹ کر زمین پر گِر پڑے۔ فارس کی ہزار سال سے جلنے والی آگ ایک دم سے بجھ گئی، بحیرہ سَاوَہ کا پانی خشک ہو گیا اور کسریٰ نے ایک پریشان کر دینے والا خواب دیکھا جسے اس نے اپنے قاضی کے سامنے بیان کیا۔ اس نے دیکھا کہ سرکش اُونٹوں کے پیچھے تیز رفتار عربی گھوڑے ہیں جو دریائے دجلہ کو پار کر کے اس کے ملک میں

پھیل گئے ہیں۔ اس خواب نے کسریٰ اور دیگر کئی لوگوں کو سخت گھبراہٹ میں ڈال دیا، چنانچہ کسریٰ کے نائب نعمان بن مُنْذِر نے عبدُ المسیح غسقانی کو سَطیح کاہن کے پاس بھیجا، تاکہ اس عظیم معاملے کے متعلق معلومات حاصل کرے۔ سَطیح کاہن ملکِ شام میں رہتا تھا اور کہانت میں بڑی شہرت کا مالک تھا ۔جب عبدُ المسیح اس کے پاس آیا اور ابھی وہ اس کی قیام گاہ سے باہر ہی تھا کہ سَطیح نے اُسے آواز دی اور اپنی کہانت کے زور سے وہ سب کچھ بتادیا جس کی ابھی اس نے خبر بھی نہ دی تھی۔ سطیح کاہن نے کہا: اے عبدُ المسیح! تم اُونٹ پر سوار ہو کر میرے پاس آئے ہو اور بے شک بڑے دُور دراز کا سفر طے کرکے آئے ہو۔ تمہیں بنی ساسان کے بادشاہ کسریٰ نے بھیجا ہے تاکہ تم محل کے زلزلے، آگ کے بجھنے اور خواب کے بارے میں پوچھ سکو، جس میں اس نے دیکھا ہے کہ سرکش اُونٹوں کے پیچھے عربی گھوڑے ہیں جو دریائے دجلہ کو پار کرکے اس کے ملک میں پھیل گئے ہیں۔

پھر اس نے کہا: اے عبد المسیح! جب تلاوت کی کثرت ہو جائے اور صاحبِ عَصا (یعنی حضرت محمد صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) ظاہر ہو جائیں اور وادیِ سَماوَہ بہنے لگے اور بُحَیْرۂ سَاوَہ خشک ہو جائے اور فارس کی آگ بجھ جائے تو پھر ملکِ شام سطیح کے لئے شام نہیں رہے گا، جتنے کنگرے کسریٰ کے محل کے گرے ہیں ابھی اتنے ہی بادشاہ اور ہوں گے جو یکے بعد دیگرے حکومت کریں گے، پھر ان کا سلسلۂ حکومت ختم ہو جائے گا۔ کسریٰ کا خواب اس کی بادشاہت کے خاتمے کا الارم (Alarm) ہے، اس کے اسلام اور اہلِ اسلام کی مملکت بن جانے اور اس کے شہروں میں عربوں کے داخل ہونے کی علامت ہے۔

(مولد رسول اللّٰہ و رضاعہ لابن کثیر، ص ۲۲ ملخصاً)

آئی نئی حکومت سکّہ نیا چلے گا عالَم نے رنگ بدلا صُبحِ شبِ وِلادت

رُوحُ الْاَمیں نے گاڑا کعبہ کی چھت پہ جھنڈا تا عرش اُڑا پھریرا صُبحِ شبِ وِلادت

پڑھتے ہیں عرش والے سُنتے ہیں فرش والے
سُلطانِ نو کا خطبہ صُبحِ شبِ وِلادت

دن پھر گئے ہمارے سوتے نصیب جاگے
خُورشید ہی وہ چمکا صُبحِ شبِ وِلادت

پیارے ربیعُ الاوّل تیری جھلک کے صدقے
چمکا دیا نصیبا صُبحِ شبِ وِلادت

شادی رَچی ہوئی ہے بجتے ہیں شادیانے
دُولھا بنا وہ دُولھا صُبحِ شبِ وِلادت

عرشِ عظیم جُھومے کعبہ زمین چُومے
آتا ہے عرش والا صُبحِ شبِ وِلادت

تیری چمک دَمک سے عالم چمک رہا ہے
میرے بھی بخت چمکا صُبحِ شبِ وِلادت

بانٹا ہے دو جہاں میں تُو نے ضِیا کا باڑا
دیدے حسؔن کا حصہ صُبحِ شبِ وِلادت

(ذوقِ نعت، ص۹۳تا۹۹)

سرکار کی آمد... مرحبا سردار کی آمد... مرحبا آمنہ کے پھول کی آمد... مرحبا
رسولِ مقبول کی آمد... مرحبا پیارے کی آمد... مرحبا اچھے کی آمد... مرحبا
سچے کی آمد... مرحبا سوہنے کی آمد... مرحبا موہنے کی آمد... مرحبا
مُختار کی آمد... مرحبا پُرنور کی آمد... مرحبا سراپا نور کی آمد... مرحبا
مرحبا یا مصطفٰی مرحبا یا مصطفٰی مرحبا یا مصطفٰی مرحبا یا مصطفٰی
مرحبا یا مصطفٰی مرحبا یا مصطفٰی مرحبا یا مصطفٰی مرحبا یا مصطفٰی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

آمدِ مصطفٰے کے مختلف اَدْوار

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جس طرح سورج نکلنے سے پہلے ستارے چھپ جاتے ہیں، صُبح کی سفیدی دم توڑنے لگتی ہے اور پھر مشرق سے ہلکی سی سُرخی نمودار ہوتی ہے، اس کے فوراً بعد

ہی سورج اپنا چہرہ دکھاتا ہے اور ساری دنیا کو اپنی روشنی سے چمکاتا ہے، دراصل ستاروں کا چھپ جانا، صبح کی سفیدی کا ڈھلنے لگنا اور اس کے بعد سرخی کا نکلنا یہ اس بات کی علامت ہوتے ہیں کہ سورج نکلنے لگا ہے اسی طرح جب آفتابِ رسالت، ماہتابِ نبوت صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے چمکنے کا وقت قریب آیا تو دنیا میں کئی ایسے عجیب و غریب اور انوکھے واقعات سامنے آئے جو اس بات کا پتہ دے رہے تھے کہ اب کفر کی ظلمتیں مٹنے لگی ہیں، جو یہ بتا رہے تھے کہ اب بے کسی کے دن ختم ہونے لگے ہیں، جو یہ بتا رہے تھے کہ اب بے سہاروں کی بے چارگی ختم ہونے والی ہے، جو یہ بتا رہے تھے کہ ظلم و ستم کے دور کا خاتمہ ہونے والا ہے، جو یہ بتا رہے تھے کہ اب غریبوں کے دن پھرنے لگے ہیں، کیونکہ اب بے کسوں کے والی، بے سہاروں کے سہارا، غریبوں کے آسرا، ظلم و ستم سے نجات دینے والے مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف لانے والے ہیں۔ مختلف طریقوں سے آپ کی آمد کی خبریں اور نشانیاں اس دنیا کو ملتی رہیں، کسی میں تو بالکل واضح علامت پائی جاتی تو کسی میں اشارۃً آپ کی تشریف آوری کا تذکرہ ہوتا۔ الغرض ولادتِ باسعادت تک بشارتوں کا، خوشخبریوں کا یہ سلسلہ یوں ہی جاری و ساری رہا۔ مولانا جمیل الرحمٰن رضوی رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ کیا ہی خوب فرماتے ہیں:

بدلیاں رَحمت کی چھائیں بُوندیاں رَحمت کی آئیں
اب مُرادیں دل کی پائیں آمدِ شاہِ عَرَب ہے

ابرِ رحمت چھا گیا ہے کعبے پہ جھنڈا گڑا ہے
بابِ رحمت آج وَا ہے آمدِ شاہِ عرب ہے

آنیوالا ہے وہ پیارا دونوں عالم کا سہارا
کعبے کا چمکا ستارہ آمدِ شاہِ عرب ہے

غنچے چٹکے پھول مہکے شاخِ گل پر مرغ چہکے
روتا ہے شیطاں یہ کہہ کے آمدِ شاہِ عرب ہے

خواہشِ زلفِ نبی میں مست ہیں گل کی شمیمیں
جھوم کر آئی نسیمیں آمدِ شاہِ عرب ہے

مومنو وقتِ ادب ہے آمدِ محبوبِ ربّ ہے
جائے آداب و طرب ہے آمدِ شاہِ عرب ہے

آتا ہے شاہِ حکومت فرض ہے جس کی اطاعت ہر نبی نے دی بشارت آمدِ شاہِ عرب ہے

(قبالۂ بخشش، ص ۱۸۴)

سرکار کی آمد... مرحبا سردار کی آمد... مرحبا آمنہ کے پھول کی آمد... مرحبا

رسولِ مقبول کی آمد... مرحبا پیارے کی آمد... مرحبا اچھے کی آمد... مرحبا

سچے کی آمد... مرحبا سوہنے کی آمد... مرحبا موہنے کی آمد... مرحبا

مختار کی آمد... مرحبا پرنور کی آمد... مرحبا سراپا نور کی آمد... مرحبا

مرحبا یا مصطفیٰ مرحبا یا مصطفیٰ مرحبا یا مصطفیٰ مرحبا یا مصطفیٰ

مرحبا یا مصطفیٰ مرحبا یا مصطفیٰ مرحبا یا مصطفیٰ مرحبا یا مصطفیٰ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

وِلادتِ مصطفیٰ سے پہلے انبیائے کرام کی زیارت اور ان کی بشارت

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب حضرت بی بی آمنہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کے حمل شریف کا آغاز ہوا تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کو مختلف مہینوں میں نو انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کی زیارت ہوئی اور ان میں سے ہر ایک نبی عَلَیْہِ السَّلَام نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کو حُضُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے متعلق کچھ نا کچھ خبر سے آگاہ فرمایا۔ حضرت علامہ مولانا عبد الرحمن ابنِ جوزی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں:

حضورِ پُرنور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی **وِلادت کا وقت** قریب آیا، تو حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام **بی بی آمِنہ** رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کے خواب میں تشریف لائے اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی آمد کے متعلق خبر دی۔ (2) پھر حضرت اِدریس عَلَیْہِ السَّلَام تشریف لائے تو انہوں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے **فضل و کرم اور اعلیٰ رتبے** کی خبر دی۔ (3) پھر حضرت نوح عَلَیْہِ السَّلَام تشریف لائے تو انہوں نے بتایا کہ آپ کا **بیٹا**

فتح و نصرت کا مالک ہے۔(4) پھر حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام تشریف لائے تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی **عزّت اور بزرگی** سے آگاہ فرمایا۔(5) پھر حضرت اسماعیل عَلَیْہِ السَّلَام تشریف لائے اور بتایا کہ جو ہستی آپ کے ہاں تشریف فرما ہونے والی ہیں، وہ بہت اچھے **اخلاق کے مالک اور بڑی عزت والے** ہیں۔(6) پھر حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام تشریف لائے اور آپ کی عزت اور بلند عہدے کے متعلق خبر دی۔(7) پھر حضرت داؤد عَلَیْہِ السَّلَام **بی بی آمنہ** رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کے خواب میں تشریف لائے اور فرمایا کہ جو ہستی آپ کے ہاں تشریف لانے والی ہیں، وہ مَقامِ محمود، حوضِ کوثر، لِوَاءُ الْحَمْد، شفاعتِ عظمیٰ کے مالِک ہیں۔(8) پھر حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام تشریف لائے اور بتایا کہ آخری نبی آپ کے ہاں تشریف لائیں گے۔(9) پھر حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی خواب میں جلوہ گری ہوئی اور فرمایا: آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کے بیٹے سچ بولنے والے اور سیدھے دِین یعنی جو سب دِینوں پر غالب ہے، اُس دِین کے مالک ہیں۔ الغرض ہر نبی عَلَیْہِ السَّلَام نے آپ کو یہ بشارت دی کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا دنیا و آخرت کے سردار سے حاملہ ہیں اور جب یہ دنیا میں تشریف لائیں تو ان کا نامِ نامی محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ رکھنا۔(رسائل میلاد مصطفیٰ، ص ۲۲۵ ملخصا)

مبارک ہو وہ شہ پردے سے باہر آنے والا ہے
گدائی کو زمانہ جس کے دَر پر آنے والا ہے

(ذوقِ نعت، ص۲۱۶)

سرکار کی آمد... مرحبا سردار کی آمد... مرحبا آمنہ کے پھول کی آمد... مرحبا
رسولِ مقبول کی آمد... مرحبا پیارے کی آمد... مرحبا اچھے کی آمد... مرحبا
سچے کی آمد... مرحبا سوہنے کی آمد... مرحبا موہنے کی آمد... مرحبا

مُختار کی آمد... مرحبا　　پرنور کی آمد... مرحبا　　سراپا نور کی آمد... مرحبا

مرحبا یا مصطفٰی　　مرحبا یا مصطفٰی　　مرحبا یا مصطفٰی　　مرحبا یا مصطفٰی

مرحبا یا مصطفٰی　　مرحبا یا مصطفٰی　　مرحبا یا مصطفٰی　　مرحبا یا مصطفٰی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

ایمان افروز خوشخبریاں

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! رسولِ اکرم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ولادتِ باسعادت سے قبل والدۂ ماجدہ حضرت آمنہ رَضِیَ اللّٰہ عَنْہا کے لئے ہر رات مزید بابرکت اور خوشیوں کا پیغام بن کے آئی، ان راتوں میں بی بی آمنہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کو عجیب کیف و سُرور حاصل ہوا۔ ۞ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کو مراد اور آرزو پوری ہونے کی خوش خبری دی گئی۔ ۞ اور بتایا گیا کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کے ہاں وہ ہستی آنے والی ہیں جو حمد بجالانے اور شکر ادا کرنے والی ہیں۔ ۞ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا نے آسمان سے فرشتوں کی تسبیح کرنے کو سنا۔ ۞ حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کو یہ کہتے سنا کہ اے آمنہ! مدح و عزت کے مالک کے سبب خوش ہو جاؤ۔ ۞ پھر فرحت و برکت مکمل ہوگئی اور ایک ایسا نور چمکا جو پھر کم نہ ہوا۔ ۞ فرشتوں نے بی بی آمنہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کے گرد طواف کی صورت میں چکر لگائے۔ ۞ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کی سعادتوں اور تونگری کی ابتدا ہوئی۔ ۞ فرشتوں نے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ کا وِرد کیا۔ بی بی آمنہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا سے تھکاوٹ دُور ہوگئی اور حضورِ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ولادتِ باسعادت ہو گئی۔ (رسائلِ میلادِ مصطفٰی، ۲۲۷ ملخصاً)

حضرت بی بی آمنہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا ولادتِ مصطفٰے کا ذکر کرتے ہوئے فرماتی ہیں: جب سردارِ کون

ومکاں، مالکِ دو جہاں صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی آمد ہوئی تو میں نے دیکھا کہ آپ سجدے میں ہیں اور عاجزی و اِنکساری کے ساتھ اپنی اُنگلی اُٹھائی ہوئی ہے۔ پھر میں نے سفید بادل کو آسمان سے اُترتے ہوئے دیکھا جس نے نبیوں کے سرور، رسولوں کے افسر صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو مجھ سے چھپالیا، پھر میں نے کسی کہنے والے کو یہ کہتے سُنا: انہیں مشرق و مغرب کی سیر کراؤ، انہیں زمین کی ہر جگہ میں لے جاؤ، تمام سمندری مخلوق، جنّوں اور انسانوں کی رُوحوں، فرشتوں، پرندوں اور جانوروں کے پاس سے گزارو، انہیں ہر ذی روح پر پیش کرو تاکہ وہ انہیں ان کے نام اور اوصاف کے ساتھ پہچان لیں، نیز انہیں تمام انبیائے کِرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کی پیدائش کی جگہ کا بھی چکر لگواؤ۔ (**خصائص الکبری، باب ظھرفی لیلۃ مولدہ۔۔۔الخ، ۱/۸۲**)

حضرتِ سیِّدَتُنا آمنہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا مزید فرماتی ہیں: پھر وہ بادل آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے دُور ہو گئے تو دیکھا کہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سفید اُونی کپڑے میں لپٹے ہوئے تھے اور نیچے سبز ریشم بچھا ہوا تھا۔ (**مولد النبی لابن حجر، ص ۲۲ ملخصا**) کسی کہنے والے نے کہا: حضرت محمد صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے تمام دنیا پر قبضہ کرلیا اور زمین کی کوئی مخلوق ایسی نہیں جو آپ کے قبضے میں اپنی خوشی سے نہ آئی ہو۔ اس کے بعد تین فرشتے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی جانب بڑھے ایک کے پاس چاندی کا پیالہ، دوسرے کے پاس زُمُرُّد کا تھال اور تیسرے کے پاس سفید ریشم کا کپڑا تھا، جس میں خوب چمکتی دَمکتی انگوٹھی تھی۔ انہوں نے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو پیالے کے پانی سے غسل دیا، پھر کپڑے سے مہرِ نبوت نکال کر دونوں کندھوں کے درمیان لگادی۔ (**مولد النبی لابن حجر، ص ۲۲ ملخصا**)

پھر کسی کی آواز آئی: انہیں حضرتِ آدم عَلَیْہِ السَّلَام کے اَخلاق، حضرتِ شیث عَلَیْہِ السَّلَام کی معرفت، حضرتِ نوح عَلَیْہِ السَّلَام کی شجاعت، حضرتِ ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کی گہری دوستی، حضرتِ اسماعیل

عَلَیْہِ السَّلَام کی زبان، حضرتِ اسحاق عَلَیْہِ السَّلَام کی رضا، حضرتِ صالح عَلَیْہِ السَّلَام کی فصاحت، حضرتِ لُوط عَلَیْہِ السَّلَام کی حکمت، حضرتِ یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام کی بشارت، حضرتِ موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی شدت، حضرتِ ایوب عَلَیْہِ السَّلَام کا صبر، حضرتِ یونس عَلَیْہِ السَّلَام کی اطاعت، حضرت یُوشَع عَلَیْہِ السَّلَام کا جہاد، حضرتِ داؤد عَلَیْہِ السَّلَام کی خوبصورت آواز، حضرتِ دانیال عَلَیْہِ السَّلَام کی محبت، حضرتِ الیاس عَلَیْہِ السَّلَام کا وقار، حضرت یحییٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی عصمت، حضرتِ عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کا زُہد اور حضرتِ سَیِّدُنا یُوسُف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا حُسن و جمال عطا کر دو، بلکہ ان کو تمام انبیا و مرسلین کے اخلاقِ حمیدہ کا نمونہ بنا دو۔ (خصائص الکبری، باب ظہر فی لیلۃ مولدہ۔۔۔الخ، ۱/ ۸۲)

شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کیا ہی خوب فرماتے ہیں:

ہے آج جشنِ ولادت نبی کی آمد ہے — جلاؤ شمعِ محبّت نبی کی آمد ہے
جہاں میں بجتی ہے نَوبت نبی کی آمد ہے — سُناؤ سب کو بِشارت نبی کی آمد ہے
ہوئی خدا کی عِنایت نبی کی آمد ہے — سجائے تاجِ شفاعت نبی کی آمد ہے
گُلوں پہ چھا گئی نُزہت نبی کی آمد ہے — چمن میں پھیلی ہے نَکہت نبی کی آمد ہے
ہے اِک عجیب سی فرحت نبی کی آمد ہے — دِلوں پہ طاری مَسرّت نبی کی آمد ہے
نہ کیوں ہو وجد میں قسمت نبی کی آمد ہے — نہیں خوشی کی نہایت نبی کی آمد ہے
الٰہی! کرلوں زیارت نبی کی آمد ہے — عطا ہو چشمِ بصیرت نبی کی آمد ہے
ہے خوب بارشِ رحمت نبی کی آمد ہے — نہالو پاؤ گے برکت نبی کی آمد ہے
ہُوا ہے وَا درِ رحمت نبی کی آمد ہے — خدا سے مانگ لو جنّت نبی کی آمد ہے
برائے رشد و ہدایت نبی کی آمد ہے — سنانے نیکی کی دعوت نبی کی آمد ہے

عدُو پہ چھائی ہے ہیبت نبی کی آمد ہے ملی ہے خاک میں نَخوت نبی کی آمد ہے
بُتوں کی آگئی شامت نبی کی آمد ہے مٹے گی کفر کی ظلمت نبی کی آمد ہے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۴۶۸)

سرکار کی آمد...مرحبا سردار کی آمد...مرحبا آمنہ کے پھول کی آمد...مرحبا
رسولِ مقبول کی آمد...مرحبا پیارے کی آمد...مرحبا اچھے کی آمد...مرحبا
سچے کی آمد...مرحبا سوہنے کی آمد...مرحبا موہنے کی آمد...مرحبا
مُختار کی آمد...مرحبا پرنور کی آمد...مرحبا سراپا نور کی آمد...مرحبا
مرحبا یا مصطفی مرحبا یا مصطفی مرحبا یا مصطفی مرحبا یا مصطفی
مرحبا یا مصطفی مرحبا یا مصطفی مرحبا یا مصطفی مرحبا یا مصطفی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

ولادتِ مصطفٰے کی برکات

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آمدِ مصطفٰے پر کیسی کیسی انوکھی نشانیاں اور برکتیں ظاہِر ہوئیں، یقیناً یہ اللہ پاک کا فضل ہی ہے کہ ☆ **آمدِ مصطفٰے کی بَرَکت** سے عالَم میں بہار آگئی۔ ☆ **آمدِ مصطفٰے کی بَرَکت** سے بی بی آمنہ کے گلشن میں بہار آگئی۔ ☆ **آمدِ مصطفٰے کی بَرَکت** سے مکے کے شہر میں روشنی بکھرنے لگی۔ ☆ **آمدِ مصطفٰے کی بَرَکت** سے عرب کے ریگزار تاروں کی طرح چمکنے لگے۔ ☆ **آمدِ مصطفٰے کی بَرَکت** سے کعبہ بھی جُھومنے لگا۔ ☆ **آمدِ مصطفٰے کی بَرَکت** سے مُرجھائی ہوئی کلیاں کِھل اُٹھیں۔ ☆ **آمدِ مصطفٰے کی بَرَکت** سے اندھیرے چھٹنے لگے۔ ☆ **آمدِ مصطفٰے کی بَرَکت** سے کفر وشرک

کے ایوانوں میں زلزلہ آگیا۔☆ **آمدِ مصطفےٰ کی بَرَکت سے** بے سہاروں کو سہارا مل گیا۔☆ **آمدِ مصطفےٰ کی بَرَکت سے** بے قراروں کو قرار ملنے لگا۔☆ **آمدِ مصطفےٰ کی بَرَکت سے** غریبوں کو، یتیموں کو آسرا مل گیا۔☆ **آمدِ مصطفےٰ کی بَرَکت سے** شیطان ذلیل ورُسوا ہوا اور آج تک ہو رہا ہے۔☆ **آمدِ مصطفےٰ کی بَرَکت سے** جہالت کا خاتمہ ہوا۔☆ **آمدِ مصطفےٰ کی بَرَکت سے** ناجائز اور غیر شرعی رسموں کا خاتمہ ہو گیا۔☆ **آمدِ مصطفےٰ کی بَرَکت سے** معاشرے کے ہر فرد کو اس کے جائز حقوق حاصل ہوئے۔☆ **آمدِ مصطفےٰ کی بَرَکت سے** زمانہ نُورٌ عَلٰی نُور ہو گیا۔☆ **آمدِ مصطفےٰ کی بَرَکت سے** جہاں بھر میں اسلام کا پرچم لہرانے لگا۔☆ **آمدِ مصطفےٰ کی بَرَکت سے** زمانہ روشن ہو گیا۔☆ **آمدِ مصطفےٰ کی بَرَکت سے** دنیا جگمگانے لگی۔

اے عاشقانِ رسول! ہم بھی آمدِ مصطفےٰ کی خوب دُھومیں مچائیں، خوب خوشیاں منائیں۔اس میں کوئی شک نہیں کہ بے چین دِلوں کے چین، رَحمتِ دارین، تاجدارِ حَرَمَین، سَرورِ کَونَین، نانائے حَسَنَیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم جہاں میں فَضل ورَحمت بَن کر تشریف لائے اور اللہ پاک کی رَحْمت کے نُزول کا دِن یقیناً خوشی کا دِن ہوتا ہے چُنانچہ

مومنو خوشیاں مناؤ تاج والا آگیا

پارہ 11 سُوْرَۂ یُونُس کی آیت نمبر 58 میں خدائے رَحمٰن کا فرمانِ ذِیشان ہے:

قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَ بِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْیَفْرَحُوْاؕ هُوَ خَیْرٌ مِّمَّا یَجْمَعُوْنَ۝۵۸ (پ ۱۱، یونس: ۵۸)

ترجَمۂ کنزُالایمان: تم فرماؤ اللہ ہی کے فَضل اور اُسی کی رَحمت اور اِسی پر چاہیے کہ خوشی کریں وہ اُن کے سب دَھن دَولت سے بہتر ہے۔

حکیم الاُمَّت مُفْتی اَحمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اس آیتِ مُبارَکہ کے تحت اِرْشاد فرماتے ہیں: اے مَحْبُوب! لوگوں کو یہ خُوشخبری دے کر یہ حکم بھی دو کہ اللہ کے فَضْل اور اس کی رَحْمَت مِلنے پر خُوب خُوشیاں مَناؤ۔ عُمُومی خُوشی تو ہر وَقت مَناؤ اور خُصُوصی خُوشی اُن تاریخوں میں جن میں یہ نِعْمَت آئی یعنی رَمَضان میں، خُصُوصاً شَبِ قَدر اور رَبِیْعُ الْاَوّل میں خُصُوصاً بارہویں تاریخ میں کہ رَمَضان میں اللہ کا فَضْل "قرآن" آیا اور رَبِیْعُ الْاَوَّل میں رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن، یعنی محمدِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پیدا ہوئے۔ یہ فَضْل و رَحْمَت یا اُن کی خُوشی مَنانا تُمہارے دُنْیَوی جَمْع کیے ہوئے مال و مَتاع، رُوپیہ، مَکان، جائیداد، جانور، کھیتی باڑی بلکہ اَوْلاد وغیرہ سب سے بہتر ہے کہ اس خُوشی کا نَفْع شخصی نہیں بلکہ قومی ہے۔ وَقتی نہیں بلکہ دائمی ہے۔ صرف دُنیا میں نہیں بلکہ دِین و دُنیا دونوں میں ہے۔ جِسْمانی نہیں بلکہ دِلی اور رُوحانی ہے۔ برباد نہیں بلکہ اس پر ثَواب ہے۔ (تفسیرِ نعیمی، پ۱۱، یونس، تحت الآیۃ:۵۸، ۱۱/۳۷۷)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! قرآنِ پاک میں اور بھی کئی مقامات پر اللہ پاک نے اپنی نبی، مکی مدنی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی آمد کا اعلان فرمایا ہے۔ آیئے اس طرح کی کچھ آیات سنتے ہیں، چنانچہ پارہ 6 سُوْرَۃُ مَائِدَہ کی آیت نمبر 15 میں اِرشادِ ربّانی ہے:

قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّ كِتٰبٌ مُّبِیْنٌ ﴿۱۵﴾
(پ۶، المائدۃ:۱۵)

ترجَمہ کنزُالایمان: بے شک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور آیا اور روشن کتاب

پارہ 11 سُوْرَۃُ توبہ کی آیت نمبر 128 میں اِرشاد ہوتا ہے:

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِیْزٌ عَلَیْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِیْصٌ عَلَیْكُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ﴿۱۲۸﴾

ترجَمہ کنزُالایمان: بے شک تمہارے پاس تشریف لائے تم میں سے وہ رسول جن پر تمہارا مشقت میں پڑنا گراں ہے

(پ ۱۱، التوبہ: ۱۲۸) تمہاری بھلائی کے نہایت چاہنے والے مسلمانوں پر کمال مہربان مہربان

پارہ 17 سُوْرَۃُ اَنْبِیَاء کی آیت نمبر 107 میں ہے:

وَمَاۤ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۰۷﴾ (پ ۱۷، الانبیآء: ۱۰۷)

ترجَمہ کنزُالایمان: اور ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر رحمت سارے جہان کے لیے

پارہ 22 سُوْرَۃُ اَحْزَاب کی آیت نمبر 46.45 میں اِرشاد ہوتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِیْرًا ﴿۴۵﴾ وَّ دَاعِیًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَ سِرَاجًا مُّنِیْرًا ﴿۴۶﴾ (پ ۲۲، الاحزاب: ۴۵-۴۶)

ترجَمہ کنزُالایمان: اے غیب کی خبریں بتانے والے (نبی) بے شک ہم نے تمہیں بھیجا حاضر ناظر اور خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا اور اللہ کی طرف اس کے حکم سے بلاتا اور چمکا دینے والا آفتاب

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آمدِ مصطفٰے کی خوشیاں منانا یعنی میلاد شریف منانا حکمِ قرآنی اور نبیِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی خُوشنودی کا باعث ہے۔ یقیناً میلاد شریف منانا، ماہِ میلاد میں اپنے گھروں، گلی محلّوں بلکہ اپنی گاڑیوں کو مدنی پرچموں، جگمگاتے قُمقُموں، رنگ برنگی لائٹوں سے سجانا، اِس ماہِ مبارک کی آمد پر بالخصوص گناہوں سے توبہ کرنا، سُنّتوں اور نیکیوں پر اِستقامت پانے کے عظیم مدنی نُسخے یعنی "**مدنی انعامات**" کے مطابق زندگی گزارنے کا پکّا اِرادہ کرنا، قریہ قریہ، گاؤں گاؤں "**مرحبایا مُصطفٰے**" کی دُھومیں مچانے کے لیے اسلامی بھائیوں کا **مدنی قافلے میں سفر** کرنا، اجتماعِ میلاد و جلوسِ میلاد میں مکتبۃُ المدینہ کے **مدنی رسائل** تقسیم کرکے نیکی کی دعوت کو عام کرنا، ربیع الاوّل کے 12 دن تک

عَلاقوں کی مختلف مساجد میں جشنِ وِلادت کے عظیم الشّان **سُنّتوں بھرے اجتماعات** مُنعقد کرنا، ربیعُ الاوّل کے **ہفتہ وار اجتماع و مدنی مذاکرے** میں مدنی پرچم لیے اوّل تا آخر شرکت کرنا، **بارہویں شب** اس عظیم رات کی تعظیم کی نیّت سے غُسل کرنا، نیا لباس پہننا، اپنے روزمرّہ اِستعمال کی نئی چیزیں لینا، خَاتَمُ الْمُرسَلِیْن، رَحمَۃٌ لِّلعٰلَمِیْن، شَفِیْعُ الْمُذْنِبِیْن، اَنِیْسُ الْغَرِیْبِیْن، سِرَاجُ السَّالِکِیْن، مَحْبُوْبُ رَبِّ الْعٰلَمِیْن، جنابِ صَادِقُ و امین، قرارِ ہر قَلْبِ غمگین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنّت پر عمل کرتے ہوئے یومِ ولادت(12 ربیع الاول) کو **روزہ رکھنا**، بارہویں شب اِجتماعِ مِیلاد میں گزار کر صبحِ صادق، ہاتھوں میں مدنی پرچم اُٹھائے، دُرود و سلام کے ہار لیے، اشکبار آنکھوں سے **"صبحِ بہاراں"** کا اِستقبال کرنا، بعدِ نمازِ فجر **"سلام و عید مبارک"** کہہ کر ایک دُوسرے کے ساتھ گرم جوشی کے ساتھ مُلاقات کرنا، سارا دِن عید میلادُ النّبی کی مُبارکباد پیش کرنا اور عید ملتے رہنا، خوشی کا اظہار کرنا، اجتماعِ مِیلاد و جلوسِ مِیلاد کے عاشقانِ رسول کے لیے لنگرِ مِیلادیہ(کھانا کھلانے) کا اہتمام کرنا، جلوسِ مِیلاد میں **مدنی پرچم** اُٹھائے، باوُضو لب پر **دُرود و سلام اور نعتوں** کے نغمے سجائے، تعظیمِ نبی سے سر کو جھکائے **"مرحبا یا مُصطفٰے"** کے نعرے لگانا اور خوب خوب صدقہ و خیرات باعثِ اجر و ثواب ہے۔

حضرت سَیِّدنا امام عبدُالرّحمن ابنِ جوزی رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جشنِ وِلادت پر فرحت و مسرت کرنے والے کے لیے یہ خوشی، جہنّم سے رُکاوٹ بنے گی۔ اے اُمّتِ محبوب! تمہارے لیے خوشخبری ہو تم دنیا و آخرت میں خیرِ کثیر کے حقدار قرار پائے۔ حضرت سیدنا احمدِ مجتبیٰ، محمدِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا جشنِ ولادت منانے والے کو برکت، عزت، بھلائی اور فخر ملے گا، موتیوں کا عمامہ اور سبز حُلّہ پہن کر وہ داخلِ جنت ہو گا، بے شُمار محلّات اُسے عطا کیے جائیں گے اور ہر محل میں حُور ہو گی۔ نبیِ خیرُ الاَنام صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر خوب دُرُود پڑھیے، جشنِ ولادت منا کر اسے خُوب عام کیا جائے۔

(مجموع لطیف النبی فی صیغ المولد النبوی القدسی، مولد العروس، ص ۲۸۱ ملتقطا)

صحابۂ کرام نے مِیلاد کس طرح مَنایا؟

جس طرح اللہ پاک نے قرآنِ پاک میں آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی تشریف آوری کا ذکر فرمایا، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے کمالات کو بیان فرمایا اور خُود سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے بھی اپنی وِلادتِ مُبارَکہ کے تذکرے کیے، اسی طرح صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن بھی اپنی اپنی محفلوں میں حُضُورِ اکرم، شہنشاہِ اُمم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے خُوب خُوب چرچے کرتے۔ چُنانچہ

حضرتِ سَیِّدُنا ابُو سعید رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ حضرتِ سَیِّدُنا مُعاوِیہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے فرمایا: ایک مرتبہ سرکارِ والا تبار، شہنشاہِ ابرار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے ایک حلقے کے پاس تشریف لائے اور پُوچھا: تمہیں یہاں کس چیز نے بٹھایا ہے؟ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی ہم اللہ پاک کا ذِکر کرنے بیٹھے ہیں، اس کا شکر ادا کررہے ہیں کہ اس نے ہمیں اسلام کی ہدایت سے نوازا اور آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے ذریعے ہم پر بڑا احسان فرمایا، تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ پاک کی قسم! کیا تمہیں صرف اسی چیز نے یہاں بٹھایا ہوا ہے؟ عرض کی: اللہ پاک کی قسم! ہم کو اس کے سِوا کسی اور چیز نے نہیں بٹھایا، تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: میرے پاس جبرائیل عَلَیْہِ السَّلام آئے اور اُنہوں نے مجھے بتایا کہ اللہ پاک تمہاری وجہ سے فرشتوں پر فخر کررہا ہے۔ (نسائی، کتاب آداب القضاۃ، باب کیف یستحلف الحاکم، ص ۸۶۱، حدیث: ۵۴۳۶)

اس حدیثِ پاک کے تحت مُفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: معلوم ہوا کہ اسلام اور حضورِ انور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی تشریف آوری کے شکریہ کے لیے مجلسیں (محفلیں) کرنا، حلقے بنا کر بیٹھنا

سُنَّتِ صحابہ ہے، یہ حدیث مجلسِ میلاد شریف کی اصل ہے۔ (مرآۃ المناجیح،۳/۳۲۱)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اجتماعِ مِیلاد میں حُضُور پُرنُور، شافعِ یَومُ النُّشُور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی وِلادتِ پاک، رَضاعتِ مُبارکہ اور بچپن شریف کے واقعات بیان کرنا، اس کے لئے محفلِ نعت مُنْعَقِد کرنا، لوگوں کو جَمْع کرنا، وِلادتِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خُوشی میں لوگوں کو کھانا کِھلانا جائز ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مسلمان اس مبارک مہینے میں جَشْنِ وِلادت کی خُوشی مناتے ہیں، مسجِدوں، گھروں، دُکانوں اور سُواریوں پر نیز اپنے مَحَلّے میں بھی مدنی پرچم (جھنڈے) لہراتے ہیں، خُوب چَراغاں کرتے ہیں۔ ربیعُ الاوّل شریف کی بارہویں رات حُصُولِ ثواب کی نیّت سے محفلِ نعت میں شرکت کرتے ہیں، صُبحِ صادِق کے وَقْت مدنی پرچم اُٹھائے دُرُود و سلام پڑھتے ہوئے اَشکبار آنکھوں کے ساتھ صُبحِ بہاراں کا اِستِقبال کرتے ہیں، 12 ربیعُ الاول شریف کے دن روزہ رکھ کر جلوسِ میلاد میں شریک ہوتے ہیں۔ میلاد شریف منانے والے ایسے عاشقانِ رسول سے تو پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم خُوش ہوتے ہیں، جیسا کہ

ہم بھی اس سے خوش ہوتے ہیں

ایک بُزرگ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مجھے خواب میں تاجدارِ رِسالت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی زِیارت کا شرف حاصل ہوا، تو میں نے سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی بارگاہ میں عرض کی: یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم! کیا آپ کو مسلمانوں کا ہر سال آپ کی وِلادتِ مبارک کی خوشیاں مَنانا پسند آتا ہے؟ تو حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو ہماری وِلادت پر خُوشیاں مناتا ہے اور ہم سے خوش ہوتا ہے، ہم بھی اُس سے خوش ہوتے ہیں۔ (تذکِرۃُ الواعِظِین، ص ۶۰۰)

اَمیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علّامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادِری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کیا

خوب فرماتے ہیں:

جب تلک یہ چاند تارے جِھلمِلاتے جائیں گے
تب تلک جشنِ وِلادت ہم مناتے جائیں گے

اُن کے عاشق نور کی شمعیں جلاتے جائیں گے
جبکہ حاسد دِل جلاتے سٹپٹاتے جائیں گے

حشْر تک جشنِ وِلادت ہم مناتے جائیں گے
مرحبا کی دُھوم یارو!ہم مچاتے جائیں گے

جھوم کر سارے کہو آقا کی آمد مرحبا
حشْر میں بھی ہم یہی نعرہ لگاتے جائیں گے

تم کرو جشنِ وِلادت کی خوشی میں روشنی
وہ تُمہاری گورِ تِیرہ جگمگاتے جائیں گے

ذِکرِ مِیلادِ مبارک کیسے چھوڑیں ہم بھلا
جن کا کھاتے ہیں اُنہیں کے گیت گاتے جائیں گے

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۴۱۶تا۴۱۸)

سرکار کی آمد...مرحبا سردار کی آمد...مرحبا آمنہ کے پھول کی آمد ...مرحبا
رسولِ مقبول کی آمد...مرحبا پیارے کی آمد...مرحبا اچھے کی آمد...مرحبا
سچے کی آمد...مرحبا سوہنے کی آمد...مرحبا موہنے کی آمد...مرحبا
مُختار کی آمد...مرحبا پرنور کی آمد...مرحبا سراپا نور کی آمد...مرحبا
مرحبا یا مصطفی مرحبا یا مصطفی مرحبا یا مصطفی مرحبا یا مصطفی
مرحبا یا مصطفی مرحبا یا مصطفی مرحبا یا مصطفی مرحبا یا مصطفی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

ٹیلی تھون کی ترغیب

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی دنیا بھر میں 107 سے

زائد شعبہ جات کے ذریعے دِین قرآن و سنّت کا پیغام عام کر رہی ہے، ان شعبہ جات میں **جامعۃ المدینہ** اور **مدرسۃ المدینہ** بھی شامل ہیں، جہاں قرآن پاک اور علمِ دین کی تعلیم فی سبیل اللہ دی جاتی ہے۔ملک و بیرونِ ملک **775**(سات سو پچھتّر) **جامعات المدینہ اور 3790**(تین ہزار سات سو نوّے) **مدارس المدینہ** میں ہزاروں **طلبہ و طالبات** دِینی تعلیم کے حصول میں مشغول ہیں، صرف ان دو شعبہ جات کے سالانہ اخراجات **کروڑوں** میں ہیں۔

اِنْ شَآءَ اللہ **24 نومبر 2019ء**، 22 ربیع الاول 1441ھ بروز اتوار دن 02:00 سے **اگلے دن صبح 05:00** بجے تک ٹیلی تھون کی ترکیب ہو گی۔پاکستانی کرنسی کے مطابق فی یونٹ 10 ہزار کا ہو گا، ملک وبیرونِ ملک دعوتِ اسلامی کے زیرِ انتظام چلنے والے **مدارس المدینہ** اور **جامعات المدینہ** کے جملہ اخراجات کے لیے اپنے **صدقات** سے تعاون فرمائیں۔

امیر اہل سنت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ نے اپنے ایک پیغام میں فرمایا: اللہ پاک نے آپ کو مال دیا ہے تو ٹیلی تھون میں ضرور تعاون کیجئے گا۔اِنْ شَآءَ اللہ یہ آپ کو دونوں جہاں میں کام آئے گا۔**ٹیلی تھون**(چندہ جمع کرنے کی مہم) میں حصہ لینے والے خوش نصیب عاشقانِ رسول کے لیے آپ نے کتنی پیاری دُعا فرمائی ہے:

دعائے عطار: یااللہ! 24 نومبر 2019 کو دعوتِ اسلامی کے جامعات المدینہ اور مدارس المدینہ کیلئے ہونے والے ٹیلی تھون میں جو بھی ٹیلی تھون سے پہلے یا بعد میں اپنی اپنی ملکی کرنسی کے اعتبار سے کم از کم **1 یونٹ** جمع کرائے، اسے بُرے خاتمے سے بچا اور مرتے **وقت جلوۂ مصطفی** صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم دِکھا اور قبر میں اسے راحتیں اور برکتیں عطا فرما۔

اے اللہ! اس کا بے حساب جنت میں داخلہ فرما اور جو زیادہ یونٹ جمع کروائے، مالکِ کریم! اس پر

اور بھی رحمتیں نازل فرما اور ساتھ ہی ساتھ اس کو جنت الفردوس میں اپنے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا پڑوس نصیب فرما۔ جو اسلامی بھائی یا اسلامی بہنیں دوسروں کو یونٹ جمع کرانے کی ترغیب دیں، تیار کریں یا اس کیلئے کسی بھی طریقے سے کوشش کریں، ان تمام کے حق میں اور مجھ گناہ گار کے حق میں بھی یہ دعائیں قبول فرما۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہمارے پیارے آقا، دوعالَم کے داتا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ غیب نشان ہے: "آخرِ زمانہ میں دِین کا کام بھی دِرہم ودِینار سے ہو گا۔" (المعجم الکبیر، ۲۰/۲۷۹، حدیث:۶۶۰، ملخصاً) آج کے دور کے جو تقاضے ہیں وہ کسی سے ڈَھکے چُھپے نہیں ہیں۔ اس لیے دِین کے کاموں میں اپنے صدقات (چندے / فنڈ) سے تعاون فرمائیں۔ اِنْ شَآءَ اللہ آپ کا دیا ہوا صدقہ دنیا و آخرت میں کثیر فائدے کا باعث بنے گا۔

اِمامِ اہلسنّت، مجدّدِ دِین و ملّت امام احمد رضاخان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فتاویٰ رضویہ جلد 23، صفحہ 152 پر صدقہ کے فضائل پر احادیثِ طیبّہ سے حاصل شدہ جو فائدے ذکر کئے ہیں، ان میں چند ایک یہ بھی ہیں: ☆اللہ پاک کے حکم سے (صدقہ دینے والے) بُری موت سے بچیں گے، (صدقہ دینے والوں کے لیے) ستّر دروازے بُری موت کے بند ہوں گے۔ ☆ان (یعنی صدقہ دینے والوں) کی عُمریں زیادہ ہوں گی۔ ☆(صدقہ دینے والوں کے پاس) رزق کی وُسعت، مال کی کثرت ہو گی، ☆(اور صدقہ دینے والے) صدقہ دینے کی عادت سے کبھی محتاج نہ ہوں گے۔ ☆(صدقہ دینے والے) خیر و برکت پائیں گے۔ ☆(صدقہ دینے والوں سے) آفتیں بلائیں دُور ہوں گی، ☆(صدقہ دینے والوں سے) بُری قضا ٹلے گی، ☆(صدقہ دینے والوں سے) ستر (70) دروازے بُرائی کے بند ہوں گے، ☆(صدقہ دینے والوں سے) ستر (70) قِسم کی بلا دُور ہو گی۔ ☆(صدقہ دینے والوں کے ساتھ) مددِ الٰہی شامل ہو گی۔ ☆رحمتِ الٰہی ان (یعنی صدقہ دینے والوں) کے

لیے واجب ہو گی۔☆ ملائکہ اُن (یعنی صدقہ دینے والوں) پر دُرود بھیجیں گے۔

ان کے علاوہ اور بھی کثیر دِینی و دنیوی فوائد ہیں جو صدقہ دینے سے حاصل ہوتے ہیں۔ لہٰذا آپ خود بھی ٹیلی تھون مہم میں ضرور تعاون کیجئے، اپنے مرحومین کے ایصالِ ثواب کیلئے اس میں یونٹ جمع کروائیے۔ زیادہ نہ ہو تو گھر کے ہر فرد کی طرف سے کم از کم ایک یونٹ تو ضرور جمع کروائیے اور دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دلائیے۔ یونٹ جمع کرنے کا اپنا کوئی ہدف بنا کر ابھی سے اس کے لیے رابطے شروع کر دیجئے۔ اللہ پاک ہمیں دِین کے کاموں میں دِل کھول کر خرچ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد